رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — الہامِ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی — شرح چندہ پیشگی — سالانہ ۱۰ — ششماہی ۵ — سہ ماہی ۲/۱۲ — تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل
روزنامہ — قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۳۷ء | نمبر ۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کر رہی ہے۔ چنانچہ دردِ نقرس اور ورم میں کمی ہے۔ پھنسی کی تکلیف سے بھی اب آرام ہے۔ لیکن چونکہ حضور کو ابھی کامل صحت نہیں ہوئی اس لئے حضور آج بھی جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد میں تشریف نہ لا سکے اور حضور کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے خطبہ پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

آج بعد نماز فجر مسجد محلہ دار الرحمت میں انصار اللہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں بعض اصحاب نے تقاریر کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآنِ کریم غیر محدود معارف کا خزانہ ہے

"جاننا چاہیئے۔ کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر یک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر یک ملک کے آدمی کو خواہ وہ ہندی ہو یا پارسی۔ یا یوروپین۔ یا امریکن۔ یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں۔ اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی۔ تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر یک خواندہ ناخواندہ کو معلوم ہو جائے۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے۔ کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا۔ وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔ ومن لم یومن بذالک الاعجاز فواللہ ما قدر القرآن حق قدرہ وما عرف اللہ حق معرفتہ وما وقر الرسول حق توقیرہ۔ اے بندگانِ خدا یقیناً یاد رکھو۔ کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر یک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعوےٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت باسعادت

قادیان - ۱۲ر مارچ - یہ خبر نہایت ہی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی - کہ آج ۲ بجے بعد دوپہر میاں منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے لڑکا تولد ہوا - ہم اس نہایت ہی مبارک اور مسرت انگیز تقریب پر جہاں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جملہ افراد کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں - وہاں خلوص دل سے اللہ تعالٰے کے حضور دعا کرتے ہیں - کہ وہ مولود کو عمر دراز عطا فرما کر اپنے مقدس خاندان کی بہترین روایات کا حامل - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کا مصداق بنائے - جو حضور نے اپنی ذریت کے متعلق بارگاہ ایزدی میں کیں - اور جن کی قبولیت کا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پیدا ہونے والا ہر بچہ ایک زندہ نشان ہے ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ مارچ ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

غیر ممالک کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

57	Foder Endre Hamid	Budapest.
58	Mrs. Abadulu Abuda Rahman	Lagoos W. Africa.
59	Mrs. Saliya.	"
60	" Sinalu.	"
61	Mr. Ashafa.	"
62	" Mohd Abugan	"
63	Asinmoun Otinad	"
64	Mr. Disu	"
65	Samuel Ibjas	"
66	Mr. Abdul Hamid	"
67	Mr. Abuhakar Ganuba Olukoko	"
68	Mr. Jimo	"
69	" Sumanu	"
70	Abdul Karimu	"
71	Ibohaimo	"
72	Abu Bakare	"
73	Nenota Fasewn	"
74	Buraimo Babolola	"
75	Madam Amiratu	"
76	Muniratu	"
77	A. Adanisom	"
78	A.B.B. Ipaye	"
79	Rufai. S. Animashamun	"
80	Asani	"
81	Mr. Abdul Lasis Akodu	"

ریزرو فنڈ پچیس لاکھ کے متعلق اعلان

گزشتہ مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فیصلہ فرمایا تھا - کہ انجمنیں اپنے ذمہ کچھ رقم مقرر کر لیں - کہ وہ اس قدر رقم ریزرو فنڈ میں جمع کرانے کی کوشش کرینگی - جس کی تعمیل میں میری تحریک مطبوعہ الفضل ۸ر دسمبر ۱۹۳۶ء میں احباب سے وعدے طلب کئے گئے تھے - مگر اس کے جواب میں بہت کم جماعتوں نے وعدے بھیجے ہیں - اور اکثر جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی - اس لئے بذریعہ اعلان ہذا کارکنان جماعت ہائے احمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے - کہ وہ احباب جماعت سے مشورہ کرنے کے بعد رقم مقرر کر کے نظارت ہذا کو مطلع کریں - کہ وہ اس قدر رقم ریزرو فنڈ میں جمع کرانے کی کوشش کرینگے -

بعض احباب نے رقمیں وصول کر کے بھیجی ہیں - اور آئندہ بھی وصولی کی کوشش کر رہے ہیں - مگر انہوں نے نظارت بیت المال کو مطلع نہیں کیا - کہ ہم اس قدر رقم جمع کرنے کی کوشش کرینگے - وہ بھی مطلع فرمائیں - اللہ تعالٰے ہم سب کی کوششوں میں برکت ڈالے ؛

(ناظر بیت المال قادیان)

۱۴ر مارچ کا تاریخی دن

مصباح کے خریدار بھول نہ جائیں - کہ ۱۴ر مارچ ان کے نام حسب اعلان مصباح وی پی آئے گا - تاکہ ۱۹۳۷ء کا چندہ یا بقایا وصول کیا جائے - ہر ایک خریدار جسے وی پی پہنچے - وصول کر لے - تاکہ مصباح باقاعدہ شائع ہوتا رہے ؛ منیجر مصباح قادیان

درخواستہائے دعا

۱ - ملک احمد خاں کلرک ایم - ای - ایس وانا ضلع وزیرستان کو تانگہ الٹ جانے کیوجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں - احباب دعائے صحت کریں -

۲ - میرا امتحان شروع ہے - احباب دعا فرمائیں اللہ تعالٰے کامیاب کرے - خاکسار خواجہ سلیم احمد دار الفضل قادیان -

۳ - میرا بھانجا ذوالفقار علی امسال ایم اے کا امتحان دے رہا ہے کامیابی کیلئے دعا کیجیئے - خاکسار عبد المالک منشی قادیان

۴ - چوہدری غلام باری خاں صاحب بی اے ہنگم شکیل آفیسر منٹگمری کئی دنوں سے معدہ کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں - خاکسار فضل الٰہی خان تلونڈی موسٰی خان

اَلْخِطْبَۃ

دوشیزہ بعمر ۱۴/۱۵ سالہ انگریزی مڈل پاس مقبول صورت پاکیزہ سیرت - امور خانہ داری اور تعلیم احمدیت سے واقف - خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں - (نوٹ) لڑکا گکے زئی خاندان سے ہو -

(سید) بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ چوک چڑا - کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

369

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کی لطیف تفسیر

سورۂ اخلاص اور معوّذتین میں سورۃ فاتحہ کے مضامین دُہرائے گئے ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء

۱۴ دسمبر ۱۹۳۶ء ۲۹ رمضان المبارک میں درس القرآن کے اختتام پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا جو درس دیا۔ وُہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔ ایڈیٹر۔

تینوں سورتوں کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔ آج عصر کی نماز کو آتے وقت میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ کھانسی۔ اور ضعف کی وجہ سے میں اپنے سابق دستور کے مطابق دو۔ یا تین سورتوں کی

تفصیلی تفسیر

سے غالباً معذور رہوں گا۔ لیکن چونکہ ہمیشہ دعا سے پہلے میں دو۔ یا تین آخری سورتیں اپنے درس کے لئے رکھتا ہوں۔ تاکہ درس دینے میں میرا بھی حصہ ہو جائے۔ اس لحاظ سے میں یہ بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ کہ میں اس دستور کو ترک کر کے صرف دُعا پر ہی اکتفا کروں:۔

پس میرے لئے یہ

ایک معمہ

بن گیا۔ اور وضو کے بعد جب میں کوٹ پہن رہا تھا۔ تو میرا خیال اس طرف تھا۔ کہ اس مشکل کا حل کس طرح کروں۔ کہ معاً کوٹ پہنتے پہنتے ہی اللہ تعالےٰ کی طرف سے القاء ہوا۔ اور ایک مضمون میرے ذہن میں ڈالا گیا۔ جس سے تفصیلی تفسیر کے بغیر ہی ان سورتوں کی اجمالی تفسیر بھی ہو جائے اور میری صحت اور طاقت پر بھی زیادہ بوجھ نہ پڑے:۔

مضمون کی وسعت

کے لحاظ سے یہ مضمون ایسا ہے۔ کہ لمبا بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ تینوں سورتیں اس کے اندر ایک زنجیر کی کڑی کے طور پر پروئی ہوئی ہیں۔ اس لئے اسے مجملاً۔ اور مختصراً بھی بیان کیا جا سکتا ہے:۔

وُہ القاء جو میرے قلب پر نازل ہؤا۔ یہ تھا۔ کہ درحقیقت

یہ تینوں سورتیں سورۃ فاتحہ ہی ہیں

جس طرح سورۃ فاتحہ سے قرآن کریم شروع کیا گیا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اسے ختم بھی سورۃ فاتحہ پر ہی کیا ہے مجھے یہ بتایا گیا۔ کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ جو ہے۔ یہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مضمون کی حامل سورۃ ہے۔ اور

سورۃ فلق

جو ہے۔ یہ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کے مضمون کی حامل سورۃ ہے۔ اور سورۃ الناس جو ہے۔ یہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے مضمون کی حامل سورۃ ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

بھی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے مضمون سے ہی تعلق رکھتا ہے اسلئے میں نے اس کا الگ ذکر نہیں کیا۔ گویا وہ سارا مضمون جو سورۃ فاتحہ میں بیان کیا گیا تھا۔ آخر میں آکر اُسے ہی دُہرا دیا گیا ہے۔ جس طرح استاد آخر میں سبق کو دُہراتا ہے۔ سبق شروع کرنے سے پہلے وُہ بیان کر دیتا ہے۔ کہ آج یہ مضمون شروع ہوگا۔ پھر آخر میں اس کا خلاصہ بیان کر کے بتاتا ہے۔ کہ یہ مضمون ہم نے آج ختم کیا ہے۔ گویا سورۃ فاتحہ میں جن مضامین کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ قرآن کریم میں ان کا حل کرنے کے بعد آخر میں ان کا خلاصہ کر کے بتایا ہے کہ ہم نے یہ بیان کیا ہے۔ اسے یاد رکھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اور اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

توحید کامل اور توکل کامل

پر دلالت کرتے ہیں۔ توحید کامل کا نتیجہ توکل کامل ہوتا ہے۔ جب انسان سمجھ جائے۔ کہ اور کچھ ہے ہی نہیں۔ پھر خدا کے سوا وُہ کسی پر سہارا کرتا ہی نہیں کسی مقام پر ڈاکٹر بھی ہو۔ حکیم اور وید بھی۔ اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر بھی۔ تو ڈاکٹر کے علاج سے آرام نہ ہونے کی صُورت میں تیماردار حکیم کی طرف بھاگے جاتے ہیں اور اس کی دوائی سے فائدہ نہ دیکھ کر وید کی طرف اور پھر ہومیوپیتھک معالج کی طرف پھر

ایک ہی قسم کے ڈاکٹر

بھی اگر ایک سے زیادہ ہوں۔ تو کبھی گھبرا کر ایک کی طرف جاتے ہیں۔ اور کبھی دوسرے کی طرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جب نظر ہی کوئی نہ آئے۔ تو کوئی دوڑ دھوپ نہیں ہوتی۔ تو الحمد للہ اور ایاک نعبد وایاک نستعین؛ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم نے

توحید کامل کا مضمون

بیان کیا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ الحمد للہ اور ایاک نعبد وایاک نستعین نے توحید کامل اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم نے توکل کامل کا مضمون بیان کیا ہے۔ اور یہی مضمون قل ھو اللہ احد میں بیان کیا گیا ہے۔ فرمایا کہہ دے کہ اللہ ہی احد ہے احد اس ذات کو کہتے ہیں۔ جو ماسوا کو بھلا کر ہمارے سامنے آتی ہے۔

اللہ تعالےٰ واحد بھی ہے اور احد بھی

واحد کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ سرچشمہ ہے تمام مخلوقات کا۔ اور احد کے معنے ہیں۔ کہ اس کے سامنے ہر چیز غائب ہو جاتی ہے۔ الحمد للہ میں یہی بیان تھا۔ کہ لوگ کہتے ہیں باپ کا احسان ہے۔ مگر ہمیں تو اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی اور نظر ہی نہیں آتا۔ سو ہم تو یہی کہتے ہیں۔ کہ الحمد للہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کی ہی ہے۔ لوگ کہتے ہیں استاد کا احسان ہے۔ مگر ہمیں تو کوئی استاد نظر نہیں آتا۔ سوائے اللہ تعالےٰ کے سو ہم کہتے ہیں الحمد للہ۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں ہمسایہ کا احسان ہے مگر

ہمیں تو سب احسان خدا تعالےٰ کے ہی نظر آتے ہیں

اس کے سوا کوئی دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اس لئے ہم تو یہی کہتے ہیں۔ کہ الحمد للہ سب تعریف اللہ ہی کی ہے۔ تو قل ھو اللہ احد میں الحمد للہ والا مضمون ہی بیان کیا ہے۔ لم یلد ولم یولد۔ میں بھی وہی ہے۔ یعنے نہ کوئی اس سے پہلے ہے۔ اور نہ پیچھے ہے۔ وہی وہی ہے۔ پھر ولم یکن لہ کفوا احد میں بھی وہی مضمون ہے اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی کہے کہ یہ سب چیزیں جب نظر آتی ہیں۔ تو پھر یہ کہنا غلط ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا نظر کچھ نہیں آتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ٹھیک ہے یہ سب چیزیں نظر آتی ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی

خدا تعالےٰ کا کفو

نہیں۔ یعنے وہ تو سب کچھ اپنے پاس سے دیتا ہے۔ اور باقی لوگ جو کچھ دیتے ہیں خدا کے دیئے میں سے دیتے ہیں۔ اپنے پاس سے نہیں دیتے۔ اس کے سوا سب محسن محض واسطے ہیں۔ خدا ان میں ڈالتا ہے۔ تو وہ آگے پہنچا دیتے ہیں۔ ماں کی چھاتیوں میں دودھ خدا تعالےٰ ڈالتا ہے۔ اور وہ صرف ایک واسطہ بن جاتی ہے۔ باپ کو خدا تعالےٰ دیتا ہے۔ تو وہ اولاد پر خرچ کر دیتا ہے۔

ایاک نعبد وایاک نستعین کا مضمون اللہ الصمد میں آگیا

صمد وہ ہے۔ جو خود تو کسی کا محتاج نہ ہو۔ مگر باقی سب اس کے محتاج ہوں اور وہ ان کی حاجتیں پوری بھی کرتا ہو ایاک نعبد میں یہ مضمون آگیا۔ کہ سب خدا کے محتاج ہیں۔ اور نستعین میں یہ مضمون آگیا۔ کہ اللہ تعالےٰ سب کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اس کے سوا کوئی حاجت پوری ہی نہیں کر سکتا تو ہر ایک کو مجبور ہو کر اسی کی طرف آنا پڑتا ہے۔ دنیا میں چونکہ بظاہر اور محسن بھی نظر آتے ہیں۔ اس لئے صمدیت سے یہ مانگا گیا ہے۔ کہ ایسی حاجت روائی نہ کر کہ وہ ہم تک ہی رہے۔ بلکہ

ہمیں بھی حاجت روا بنا دے

قل اعوذ برب الفلق میں اللہ تعالےٰ نے رب العالمین کا مضمون بیان فرمایا ہے۔ اور اس کے ساتھ متعلق غیر المغضوب علیھم کا مضمون بھی اس میں آگیا ہے کیونکہ اعوذ کے الفاظ بتاتے ہیں۔ کہ اس جگہ کسی شر کا ذکر ہے۔ اس سورۃ میں فرماتا ہے۔ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق میں اسی خدا سے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

دنیا کی ہر شئے کی بُرائی سے پناہ

مانگتا ہوں۔ رب الفلق میں خدا تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کا ذکر آگیا۔ اور ما خلق کے شر سے پناہ مانگنے میں غیر المغضوب والی دعا آگئی۔ من شر غاسق اذا وقب میں جس کے معنے ہیں۔ کہ جب تاریکی سب طرف چھا جاتی ہے۔ یہ بتایا۔ کہ بعض وقت ربوبیت عالمین کی صفت دنیا سے مخفی ہو جاتی ہے۔ میں اس سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور من شر حاسد اذا حسد میں جس کے معنے ہیں ہر حسد کرنے والے کے حسد سے میں محفوظ رہوں۔

ربوبیت کے مخصوص اخفا کا ذکر

کیا۔ کیونکہ حسد تب ہوتا ہے جب کچھ لوگوں پر انعام ہو رہا ہو۔ اور کچھ پر سزا نازل ہو رہی ہو۔ پس دُعا سکھائی۔ کہ خدایا جب دنیا میں تیرا عام غضب نازل ہو رہا ہو۔ اس وقت بھی ہم کو بچا۔ اور جب خاص غضب نازل ہو رہا ہو۔ اس وقت بھی بچا۔ کہ

نہ ہم حاسد بنیں اور نہ محسود بنا کام

کیونکہ بعض محسود بھی دوسروں کے حسد کے نتیجہ میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

تیسری سورۃ میں صفت رب الناس اور الٰہ الناس رحمانیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ صفت رحمانیت گو بہت وسیع ہے۔ مگر اس کا کمال صرف انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بیان کیا ہے۔ اور دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی یہ نکتہ بیان کیا ہے۔ اور ہم نے آپ سے ہی سیکھا ہے۔ کہ

رحمانیت وہ احسان ہے جو بغیر کام کے ہوتا ہے

اور گو ایسا احسان ہر مخلوق سے متعلق ہے لیکن درحقیقت اس کا کمال انسان سے ہی متعلق ہے۔ تمام مخلوق پر جو فضل نازل ہوتے ہیں۔ وہ ترقی کرتے کرتے انسانیت کے وجود میں ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اور رحمانیت کی وسعت کا اظہار انسانیت میں ہی ہوتا ہے۔ اس کی وسعت اس سے ثابت نہیں ہوتی۔ کہ کام نہیں کیا۔ اور بدلہ مل گیا۔ بلکہ اس سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ مخالفت کرنے والے پر بھی اللہ تعالےٰ احسان کرتا ہے رحمانیت کی وسعت کا اظہار اس قدر بکری کی پرورش سے نہیں ہوتا۔ بیل یا گھوڑے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ

ابوجہل کی پرورش

سے ہوتا ہے۔ کہ جس نے خدا کا مقابلہ کیا۔ فرعون پر ہوتا ہے۔ جو خدا کو گالیاں دیتا تھا۔ بے شک انسان بھی نیک سلوک کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی رحمانیت دشمن پر بھی ظاہر ہوتی ہے پس

رحمانیت کا مظہر کامل

انسان ہی ہے۔ دیکھو ابوجہل نے کس طرح مخالفت کی۔ مگر اللہ تعالےٰ پھر بھی اس سے سلوک کرتا گیا۔ فرعون کس قدر مخالفت کرتا تھا۔ مگر پھر بھی اللہ تعالےٰ کی رحمانیت کا نزول اس پر ہوتا تھا۔ بلکہ زندگی تو الگ رہی۔ ابوجہل اور فرعون کی

مرتے وقت کی دُعا

بھی اللہ تعالےٰ نے قبول فرمائی۔ فرعون نے مرتے وقت نجات کی دُعا کی تھی اللہ تعالےٰ کی رحیمیت کا تقاضا تھا۔ کہ یہ دُعا قبول نہ ہو۔ مگر رحمانیت اس کی قبولیت کی متقاضی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اچھا ہم تمہارے

بدن کو نجات

دیتے ہیں۔ ابوجہل نے دُعا کی تھی۔ کہ اے اللہ اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سچا ہے۔ تو ہم پر پتھر برسا۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ اچھا پتھر برسا دو۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کی مرتے وقت کی دعائیں بھی قبول کیں۔ چاہے بے وقوفی سے انہوں نے ایسے وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں دُعائیں کیں۔ کہ وُہ ان سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے۔

پتھر برسنے

کے بعد بھلا ابوجہل کو کیا فائدہ ہو سکتا تھا۔ اور بدن کو نجات ملنے سے فرعون کو کیا فائدہ ہوا۔ تو درحقیقت رحمانیت ایک لحاظ سے تو تمام مخلوق پر ظاہر ہوتی ہے۔ مگر ایک لحاظ سے انسان پر ہی اس کا اظہار ہوتا ہے۔ بے شک جانور۔ اور کیڑوں مکوڑوں پر بھی رحمانیت کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر حقیقی اظہار رحمانیت کا اس وقت ہوتا ہے۔ جب ایک انسان خدا تعالےٰ کو گالیاں دے رہا ہوتا ہے۔ مگر اس وقت بھی اس کی زبان کو اللہ تعالےٰ خُون بھیج رہا ہوتا ہے۔ اور جو کان خدا تعالےٰ کو دی جانے والی گالیاں سُن رہے ہوتے ہیں۔ انہیں اس وقت بھی طاقت عطا ہو رہی ہوتی ہے۔

مَلِكِ النَّاسِ

رحیمیت پر دلالت

کرتا ہے۔ لیا۔ اور متواتر انعام دینا بادشاہ ہی کا کام ہے۔ مغلوں کی دی ہُوئی جاگیریں آج بھی لوگ کھا رہے ہیں۔ ملکہ مغل تو قریب کے زمانہ میں ہی ہُوئے ہیں۔ پٹھانوں کی دی ہوئی جاگیریں بھی آج تک لوگ کھا رہے ہیں۔ یہ بھی قریب کا زمانہ ہے۔ ہندوستان میں ایسے جاگیردار بھی ہیں۔ جن کو ہندو راجاؤں نے جاگیریں دی تھیں۔ اور جاگیردار پندرہ پندرہ سو۔ اور دو دو ہزار سال سے ان جاگیروں کو کھا رہے ہیں۔ بس

رحیمیت ملکیت کا ہی نظارہ ہے

یہ ملک کو ہی طاقت ہے۔ تو ملک الناس میں رحیمیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں نے کوئی ایسا سچا بندہ نہیں دیکھا۔ کہ جس کی سات پشتوں تک کسی کو مانگنا پڑا ہو۔ گویا نیک بندے کی سات پشتوں کو اللہ تعالےٰ بھیک

سے بچاتا ہے۔

الٰہ الناس۔ مالک یوم الدین کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ آخری قبضہ معبود کا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے الٰہ النّاس۔ مالک یوم الدین پر دلالت کرتا ہے۔ پھر اعوذ سے النّاس تک ساری سورۃ ولا الضالین سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنے اس کا مضمون بھی

عیسائی فتنہ

سے بچنے پر دلالت کرتا ہے۔ اور ضالین کا مضمون بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ

ضالین کا سب سے بڑا مظہر

عیسائی ہیں۔

غرض کہ ان تینوں سورتوں میں سورۂ فاتحہ کو دُہرایا ہے۔ اور سُورہ فاتحہ کی قرآن کریم میں بیان فرمودہ تشریحات کو پھر سامنے لا کر رکھ دیا ہے۔

مغضوب اور ضال میں بڑا فرق

یہی ہے۔ کہ مغضوب زور اور ڈنڈے سے منواتا ہے۔ اور ضال دلیل سے بیہود دلیل کے قائل نہیں تھے۔ بلکہ مخالف کو قتل کر دیتے تھے۔ ان کی مثال بعینہٖ ایسی تھی۔ جیسے آج مسلمان جہاد کے قائل ہیں۔ یہ مضمون قُل اعوذ برب الفلق میں بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا۔ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ؕ گویا طوفان۔ اور اندھیرے اور

مار دو۔ اور قتل کر دو کا ہی شور ہے

قتل۔ اور ایسے ہی دوسرے جرائم عام طور پر اندھیرے میں ہی سرزد ہوتے ہیں۔

ضال دلیل سے کام لیتے ہیں جیسے عیسائی مشنری کہتے ہیں۔ کہ عیسائیت بہت اچھا مذہب ہے۔ اسلام میں عورتوں پر سختی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ

خناس بنکر آتے اور وسوسے پیدا کرتے ہیں

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ہمارے ساتھ کوئی سختی۔ اور جبر نہیں کرتے مگر وسوسے ڈالتے ہیں۔

خناس میں اسی طرف اشارہ ہے کہ کوئی چیز پیچھے ہٹ کر کام کرتی ہے یورپ میں بیٹھا ہُوا ایک فلسفی ہماری نظروں سے تو اوجھل ہے۔ مگر لوگ اس کی کتابیں پڑھ پڑھ کر خراب ہو رہے ہیں۔ وُہ ہاتھ سے تو جبر نہیں کرتا۔ کسی کی گردن تو نہیں مروڑتا۔ مگر يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ

سینوں کے اندر وسوسے

پیدا کرتا ہے۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی وُہ متاثر کرتا ہے۔ یورپ سے امپیریلزم پر لکھی ہُوئی جو کتابیں آتی ہیں۔ اُسے پڑھ کر غرباء اسلام سے بدظن ہوتے ہیں۔ کہ اس نے امراء کے حقوق کی زیادہ حفاظت کی ہے۔ اور سوشلزم پر جو کتب آتی ہیں۔ انہیں پڑھ کر امراء اسلام سے بدظن ہوتے ہیں۔ کہ اس نے غرباء کے حقوق کا زیادہ خیال رکھا ہے

يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کا نظارہ ہے۔

غرض سُورۂ فاتحہ کا مضمون ان تینوں سُورتوں میں بیان کیا گیا ہے گویا جس بنیاد پر قرآن کریم کو شروع کیا گیا تھا۔ اس پر آ کر ختم کیا گیا ہے ؛؛

نظارت بیت المال کی طرف سے چند سوالات

کیا آپ نے "الفضل" مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں تحریک بعنوان "مالی مشکلات کے حل کے لئے نئی تجاویز" کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کی تعمیل میں

ا۔ تحریک قرضہ ایک لاکھ میں حصہ لیا ہے؟

ب۔ اپنا کوئی روپیہ جو خاص اغراض مثلاً تعمیر مکان یا بیاہ شادی یا تعلیم بچگان کے لئے جمع ہو۔ بطور امانت ذاتی خزانہ صدر انجمن میں داخل کر دیا ہے؟

ج۔ اپنے حصہ آمد یا چندہ عام میں اضافہ کیا ہے؟

د۔ (موصیوں کے لئے) اپنی زندگی میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہ۔ کیا ریزرو فنڈ کے لئے چندہ جمع کرنے کا عزم کر کے جو رقم وصول کرنے کی آپ امید رکھتے ہیں۔ اس سے نظارت بیت المال کو مطلع کیا ہے؟

نوٹ:۔ (۱) تحریک قرضہ میں ایک سو اور اس سے اوپر سینکڑوں میں رقمیں قبول کی جاتی ہیں ؛

(۲) حصہ آمد اور چندہ عام کے اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمائیں کہ یہ اضافہ کس تاریخ سے ہے۔ اور اس کی وجہ سے کس قدر اضافہ آپ کے چندۂ ماہوار میں ہوگا ؛

ناظر بیت المال۔ قادیان

بورڈران تحریک جدید اور ملاقات رشتہ داران

جن اصحاب نے اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کیا ہے ان کی اطلاع کے لئے نیز ان بچوں کے دیگر رشتہ داروں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل رشتہ داروں کو بچوں سے ملنے کی اجازت دی جائیگی۔ جس کی منظوری انچارج تحریک جدید سے حاصل کرنی ضروری ہوگی باپ۔ ماں۔ سگے بھائی بہن۔ سگی خالہ۔ سگی پھوپھی سگے ماموں۔ سگے چچا۔ ان کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو صرف اس صورت میں بورڈران سے ملنے کی اجازت دی جا سکے گی۔ جبکہ ان کے پاس بچے کے باپ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالی تنگی کو دور کرنے کے متعلق چند قابلِ غور تجاویز

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں ایک سب کمیٹی نے اس سوال پر بھی غور کیا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ جس مالی تنگی میں سے گزر رہی ہے۔ اس کو دور کرنے کے کیا علاج ہو سکتے ہیں۔ اور اس کے بارے میں سب کمیٹی نے چند تجاویز پیش کی تھیں۔ ان تجاویز پر مجلس میں غور نہیں کیا گیا۔ بلکہ آئندہ مجلس پر ملتوی کیا گیا تھا۔ ذیل میں وہ تجاویز اس لئے درج کی جاتی ہیں۔ کہ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ ان پر اچھی طرح غور کر کے آئیں۔ کیونکہ عنقریب منعقد ہونے والی مجلس مشاورت میں وہ پیش کی جائیں گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پہلا سوال جس پر سب کمیٹی نے غور کیا۔ وہ اقتصادی بدحالی اور بیکاری کا مسئلہ تھا۔ اس مسئلہ پر مختلف آراء کا اظہار کیا گیا۔ جن کا ماحصل یہ ہے۔ کہ بیکاری کا بہت بڑا سبب یہ ہے۔ کہ جماعت کے افراد بعض کاموں کو اپنے لئے باعث عار خیال کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے جماعت کے بے کار افراد میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ بعض کام ایسے ہیں جن میں وہ بے عزتی اور ذلت محسوس کرتے ہیں۔ اور بے کاری کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور جب تک اس ذہنیت کو تبدیل نہیں کیا جاتا۔ اور ہر فرد جماعت بے کاری کو ہی حقیقی ذلت تصور نہیں کرتا۔ خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔

زمیندار طبقہ میں خصوصیت سے بے کاری بہت زیادہ ہے۔ ان کا طریق یہ ہے۔ کہ تھوڑی سی اراضی ایک زمیندار کے پاس ہوتی ہے۔ جب اس کی اولاد ہو جاتی ہے۔ تو وہ زمین اس کی اولاد میں تقسیم ہوتی جاتی ہے اور اگر ایک شخص کے پاس دس گھماؤں زمین ہوتی ہے۔ تو اس کے پانچ لڑکے ہو جانے پر وہی زمین تقسیم ہو کر ہر ایک کے پاس دو دو گھماؤں رہ جائیگی اس طرح پہلے اگر ایک آدمی دس گھماؤں کی کاشت کرتا تھا۔ تو اب وہ صرف دو گھماؤں کاشت کرے گا۔ گو بظاہر وہ بے کار نظر نہیں آئے گا۔ لیکن دراصل وہ بے کار ہو گا۔ کیونکہ جتنا کام وہ کر سکتا ہے۔ اس کا پانچواں حصہ وہ کام کر رہا ہے۔ اور بقیہ وقت اس کا ضائع ہو رہا ہو گا۔ پھر زمیندار ہنر کو اپنے لئے عار خیال کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے بچوں کو ہنر سکھائیں۔ اور زمین کی کاشت کے لئے صرف اتنے ہی آدمیوں کو رہنے دیا جائے۔ جو کاشت کے لئے ضروری ہوں۔ تو اس کا انسداد ہو سکتا ہے۔

موجودہ ترقی کے زمانہ میں باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے ضروری ہے ایک حد تک علمی استعداد ہو۔ لیکن ملازمتوں کا میسر آنا بہت دشوار ہے۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ صنعت وحرفت یا زراعت کو اختیار کریں۔ دیہاتوں کی موجودہ حالت ایسی ناگفتہ بہ ہے۔ کہ تعلیم یافتہ طبقہ دیہاتوں میں طبعاً رہائش اختیار کرنے سے گریز کرتا ہے۔ حفظان صحت کا دیہاتوں میں کوئی انتظام نہیں اور نہ ہی علمی حیثیت سے اس زندگی میں کوئی کشش ہے۔

بے کاری کے انسداد کے لئے دو طریقے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

(۱) روزی کمانے کے جو عام طریقے اس وقت رائج ہیں۔ ان کے راستے میں جو روکیں ہوں ان کو دور کیا جائے۔

(۲) زمینداروں کے معیار ترقی کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے۔

ان ہر دو طرائق پر عملدرآمد کرنے کے لئے متفقہ طور پر فیصلہ ہوا۔ کہ سفارش کی جاتی ہے۔ کہ مرکز میں ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا جائے۔ جو ان امور کے متعلق حسب ذیل طریق پر عمل کرے۔

(الف) ایسے دیہات میں جہاں احمدی آبادی کثرت سے ہو یا سارے گاؤں میں احمدیوں کی ہی آبادی ہو۔ وہاں دیہاتی معیار زندگی کو بلند کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور موجودہ وقت میں ایسی اغراض کے لئے گورنمنٹ کے مختلف شعبوں سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ ہماری یہ مساعی اس لحاظ سے بھی خوش آئند ہوں گی۔ کہ احمدی دیہاتی معیار زندگی اور دوسروں میں ایک امتیاز پیدا ہو جائیگا۔ اور اس طرح ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان زراعت کو بطور پیشہ اختیار کرنے سے ہچکچائینگے نہیں (ب) اہل صنعت وحرفت احباب کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ جماعت کے نوجوانوں کو ہنر سکھائیں۔ نیز ایسی تجارتوں میں نوجوانوں کی راہنمائی کی جائے۔ جو تھوڑے سے سرمایہ سے ہو سکتی ہوں۔ مثلاً کٹ پیس کی تجارت۔ دوا فروشی یا ایسی مصنوعات جو معمولی سرمایہ سے بنائی جا سکیں۔ اس ضمن میں یہ تجویز بھی ہوئی کہ احمدیہ انجمن ہائے امداد باہمی قائم کی جائیں۔ اور اس طرح کام چلانے میں بھی آسانیاں پیدا ہو سکیں گی۔ (ج) مختلف علاقوں میں اراضیات کو حاصل کیا جائے اور وہاں احمدیہ آبادی قائم کی جائے مثال کے طور پر سندھ کی اراضیات کا ذکر ہوا۔ وہاں بہت سے احمدیوں کے لئے کام پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جماعت کے احباب کو تحریک کی جائے۔ کہ وہاں بطور مزارعہ یا مزدور یا دوکاندار کام کریں۔ اسی طرح اشتمال اراضی کے اصول پر احمدی اپنی منتشر اراضیات کو ایک جگہ کریں۔ (د) نوجوانوں کی تعلیم کے لحاظ سے یہ محکمہ کوئی اصول مقرر کرے۔ اور ایک عام خاکہ تیار کرے۔ جسے سامنے رکھ کر دوست اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے مختلف لائنیں چن سکیں۔ اور صرف ایسے ہی بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے کالجوں وغیرہ میں بھیجا جائے۔ جو واقعی تعلیم میں ہوشیار اور ترقی کی استعداد اپنے اندر رکھتے ہوں۔ (س) یہ محکمہ نوجوانوں کی تعلیم کے متعلق صحیح مشورے دے۔ اور ایسے غریب نوجوان جو تعلیم میں خاص طور پر ہوشیار اور ترقی کرنے والے ہوں۔ ان کی اگر کچھ امداد بھی کرنی پڑے تو ان کی امداد کی جائے۔ اور تعلیم دلائی جائے (ص) اس محکمہ کا فرض ہو۔ کہ آجکل مختلف ملازمتوں کے لئے جو مقابلہ کے امتحانات ہوتے ہیں۔ ان کی تیاری کے لئے کلاسز کھول کر نوجوانوں کو تیار کرائیں۔ تاکہ وہ مقابلہ میں کامیاب ہو سکیں۔ (ع) اس محکمہ کا یہ بھی کام ہو۔ کہ وہ ہر فن میں احمدی ایکسپرٹ پیدا کرے۔ ہر فن کے لئے چند نوجوانوں کو جو ترقی کی استعداد رکھتے ہوں منتخب کر کے اس فن کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلائے۔ تاکہ وہ دوسرے نوجوانوں کو بھی کام سکھلا سکیں (غ) یہ محکمہ اس امر کے لئے بھی پورے طور پر کوشش کرے۔ کہ اس وقت جماعت کے دوستوں میں جو یہ خیال چلا آ رہا ہے۔ کہ جو کام باپ کرتا ہے وہی بیٹا کرے۔ اور ہنر سیکھنے کی طرف توجہ نہیں اسے دور کیا جائے۔ خصوصاً زمیندار طبقہ سے اس خیال کو دور کر کے ان کو ترغیب دلائی جائے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو مختلف ہنر سکھائیں۔

زمینداروں میں یہ مرض خصوصیت سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ زراعت کے علاوہ کوئی کام کرنا پسند نہیں کرتے۔ مزدوری اور صنعت وحرفت میں عار محسوس کرتے ہیں۔ اس محکمہ کا فرض ہو گا۔ کہ وہ اس بارہ میں خصوصیت سے کوشش کرے۔ کہ زمینداروں کے ذہن میں تبدیلی پیدا ہو جائے۔

نیز یہ سفارش کرنے کے لئے بھی طے پایا۔ کہ بعض حلقوں میں جہاں اس سکیم پر عمل ہو مبلغ سلسلہ مقرر کئے جائیں۔ جو ان حلقوں میں رہیں۔ اور مرکز کی نیابت ہر شعبہ کے متعلق ان کے ذریعہ سے ہو۔ اور ان تمام کاموں کی نگرانی کریں۔ اور انکے فرائض میں

371

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق عمل

جہاد فی سبیل اللہ میں

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم چونکہ دُنیا کے لئے ایک کامل نمونہ بن کر مبعُوث ہُوئے تھے - اور دُنیا سے غلط اور بد رواجوں کو دُور کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے - اس لئے آپ نے نہ صرف اپنے ماننے والوں ہی کو غلط رائج شدہ اصُول کے خلاف تعلیم دی - بلکہ ان کے خلاف خود عمل کر کے دکھلایا - اور دُنیا پر ظاہر کر دیا - کہ آپ کی لائی ہُوئی تعلیم پر ہر شخص - ہر وقت عمل پیرا ہو سکتا ہے -

تاریخ ہمیں بتاتی ہے - کہ آپ کو بہت سی جنگوں میں حصہ لینے کا اتفاق ہُوا - اور عموماً ہر جنگ میں آپ کامیاب ہوتے رہے - لیکن باوجود فاتح ہونے کے جو سلوک آپ نے اپنے مفتوح اعداء کے ساتھ روا رکھا - اسے سُنکر دشمن بھی خراج تحسین ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جنگِ بدر کے لئے جب قریشِ مکہ کا لشکر معہ اپنے سازوسامان کے بڑی تیزی سے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فوج کی طرف بڑھ رہا تھا - جو کہ بدر کے میدان کے قریب ہی ایک چشمے پر ڈیرہ ڈالے ہُوئے تھی - تو قریشِ مکہ کی فوج کے چند سپاہی پانی پینے کے لئے اس چشمے پر پہونچے - جب پانی پینے کے لئے آگے بڑھے - تو صحابۂ کرام نے انہیں پانی پینے سے روکا - لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صحابہؓ کو روکنے سے منع فرمایا - اور اُنہیں پانی پینے کی اجازت دی ::

سپاہیوں نے نہایت اطمینان سے پانی پیا - اور اپنے لشکر کو واپس لوٹ گئے - اللہ اللہ کیا شان ہے اس جلیل القدر نبی کی - دُشمن دُشمن بھی ایسے جو آپؐ کی جان کے پیاسے تھے - پانی پینے کے لئے آتے ہیں - تاکہ تازہ دم ہو کر آپؐ کی فوج پر بڑھ بڑھکر حملہ کر سکیں - لیکن یہ خدا کا پیارا نبیؐ بڑی فراخدلی سے انہیں پانی پینے کی اجازت دیتا ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسلامی سپاہیوں کے لئے یہ خاص ہدایت تھی - کہ وُہ دوران جنگ میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں - کہ اُن کی تلوار کسی بوڑھے مرد پر - کسی عورت پر - اور کسی بچے پر نہ اُٹھے - اور نہ ہی مخالف کے چہرے پر کسی قسم کی ضرب پہونچانے کی اجازت تھی - برخلاف اس کے عرب میں ان باتوں کی مطلقاً پرواہ نہ کی جاتی تھی - اور جو کوئی بھی سامنے آتا - اس کی گردن تلوار سے اڑا دی جاتی تھی - صرف اس لئے کہ وُہ دُشمن کی فوج سے تعلق رکھتا تھا - اور مقتولوں کے ساتھ تو نہایت وحشیانہ سلوک کیا جاتا تھا - جسے مثلہ کہتے تھے ::

علاوہ ازیں نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا صحابۂ کرام کو جنگی قیدیوں کے ساتھ نہایت نرمی سے برتاؤ کرنے کا حکم تھا - صحابۂ کرام نے جو اپنے آقا کے اشارے پر جان دینے کے لئے تیار رہتے تھے - آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس حکم پر جس خوبی سے عمل کیا - تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے - جنگ بدر کی فتح عظیم کے بعد کفارِ مکہ کے ستر قیدی مسلمانوں کے قبضہ میں تھے جن کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کو یہ حکم فرمایا - کہ اُن کے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی کا برتاؤ کیا جائے - اور اُن کے آرام کا ہر طرح خیال رکھا جائے - تاریخ سے پتہ چلتا ہے - کہ صحابۂ کرام نے قیدیوں کے آرام کا ہر طرح خیال رکھا - یہاں تک کہ اگر کوئی قیدی بھوکا ہوتا - اور روٹی زیادہ مقدار میں نہ ہوتی - تو صحابہؓ اپنی روٹی قیدی کو دے دیتے اور خود فاقہ کر لیتے - اگر کسی قیدی کے پاس کپڑا نہ ہوتا - تو اس کے لئے کپڑا مہیا کر دیا جاتا - چنانچہ ان قیدیوں میں سے ایک قیدی کی روایت ہے - کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم کی وجہ سے مجھے تو پکی ہُوئی روٹی دیتے تھے - لیکن خود کھجور وغیرہ کھا کر گزارہ کر لیتے تھے - اور کئی دفعہ ایسا ہوتا - کہ اُن کے پاس اگر روٹی کا چھوٹا ٹکڑا بھی ہوتا تھا - تو وُہ مجھے دے دیتے تھے - اور خود نہیں کھاتے تھے - اور اگر میں شرم کی وجہ سے واپس کر دیتا تھا - تو وُہ اصرار کے ساتھ پھر مجھ ہی کو دے دیتے تھے ::

سر ولیم میور نے جو مشہُور تاریخ دان تھا - اور اسلام سے سخت تعصب رکھتا تھا - قیدیوں کے ساتھ اس مشفقانہ برتاؤ کا حسب ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے - "محمد صلعم کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا - چنانچہ بعض قیدیوں کی اپنی شہادت تاریخ میں ان الفاظ میں موجود ہے :" خدا بھلا کرے مدینہ والوں کا وُہ ہم کو سوار کرتے تھے - اور آپ پیدل چلتے تھے - ہم کو گندم کی پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور آپ صرف کھجور وغیرہ کھا کر پڑ رہتے تھے "" میور صاحب لکھتے ہیں -

"ہم کو یہ معلوم کر کے تعجب نہ کرنا چاہیئے - کہ بعض قیدی اس نیک سلوک کے اثر سے مسلمان ہو گئے - اور ایسے لوگوں کو فوراً آزاد کر دیا گیا - جو قیدی اسلام نہیں لائے - ان پر بھی اس نیک سلوک کا بہت اچھا اثر تھا "

عرب میں عموماً قیدیوں کو قتل کر دینے یا مستقل طور پر غلام بنا لینے کا رواج تھا - لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اسے بہت ناپسند کرتے تھے - چنانچہ جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق جب آپؐ نے صحابہ کرام سے رائے لی - کہ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے - تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی - کہ سوائے ان لوگوں کے جو فدیہ دیکر رہا ہونا چاہیں - باقی سب کو قتل کر دیا جائے - لیکن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی رائے کے خلاف فیصلہ فرمایا - اور سب قیدیوں کو جو فدیہ دے سکتے تھے - فدیہ لے کر اور جو فدیہ دینے کی استطاعت نہ رکھتے تھے - انہیں بطور احسان یونہی رہا کر دیا - غرضیکہ کسی قیدی کو قتل نہ کیا جاتا تھا - بلکہ فدیہ لے کر یا بطور احسان کے چھوڑ دیا جاتا تھا - یا اسلامی حکومت کے ماتحت ہو جانے کی وجہ سے آزاد کر دیا جاتا تھا - خواہ وُہ اسلام قبول کرتا - یا اپنے ہی مذہب پر قائم رہتا ::

جو لوگ جنگ میں مارے جاتے تھے - ان کی نعشوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حتے الوسع کھلا نہیں رہنے دیتے تھے بلکہ انہیں گڑھوں میں دفنا دیا جاتا تھا - چنانچہ جنگ بدر کے موقعہ پر جو کفار مارے گئے - انہیں گڑھوں میں دفن کرنے کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا - اس کے بالمقابل اہلِ عرب دُشمن کی نعشوں کے ساتھ ایسی بری طرح سے پیش آتے - کہ کسی کی ناک اور کسی کے دُوسرے اعضا کاٹ لیتے چنانچہ جنگ اُحد میں جبکہ مسلمان اپنے زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے میں مشغول تھے - قریشِ مکہ کی عورتوں نے شہیدوں کی نعشوں کی ناک کاٹکر ہار پرو کر پہنے - ہندہ جو ابوسفیانؓ کی بیوی تھی - اس نے حضرت حمزہؓ کا جگر نکال کر چبا لیا - بعض نعشوں کا حلیہ عرب کے درندہ فطرت لوگوں نے اس قدر بگاڑ دیا تھا - کہ ان کا پہچاننا دُشوار ہو گیا تھا - اس وحشیانہ رسم کو عرب میں مثلہ کہا جاتا تھا - لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رسم کو اسلام میں ممنوع قرار دیا - اور صحابہ کو فرمایا "دُشمن خواہ کچھ کرے - تم اس قسم کے وحشیانہ طریق سے باز رہو" ہمارے آقا دوجہان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جنگ کا یہ طریق عمل

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت بیرون ہند

جاوا میں تبلیغ احمدیت کے مختصر کوائف

جزیرہ جاوا کے علاقہ سونڈا کے بڑے شہروں میں سے ایک شہر "چانجر" ہے۔ مدت ہوئی۔ کہ جناب مولوی رحمت علی صاحب یہاں ایک دفعہ تشریف لائے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس وقت سے یہاں احمدیت کا بیج بویا گیا۔ شہر کی اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ لیکن ان لوگوں کا جوش اسلامی صرف نام تک ہی ہے۔ عام اخلاقی حالت میں بہت پیچھے ہیں۔

عید الفطر کے چند روز بعد میں یہاں آیا۔ اور ایک انگریزی لکھائی ... صاحب جو کہ یہاں کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ انکے پاس ٹھہرا۔ اسی رات انہی کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ اور شہر کے سکولوں کے اساتذہ اور بہت سے چیدہ اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ گو انفرادی طور پر تو چھ بجے شام سے ہی سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا مگر بطور لیکچر ½۸ بجے شام سے ½۱۱ بجے تک میں نے "احمدیت کے خصوصی مسائل" بیان کئے لیکچر کے بعد بہت سے اصحاب نے اعتراضات کئے اور خدا کے فضل سے ان کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ اس رات یہ سلسلہ گفتگو رات کے ½۲ بجے تک جاری رہا۔ لیکچر کے بعد شہر کے علماء اور انکے چیلوں نے ہر جگہ مخالفت شروع کر دی۔ اور لوگوں کو طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا کرنا شروع کر دیا جسکو دیکھتے ہوئے اتوار کی رات پھر جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں بھی پہلے کی نسبت زیادہ لوگ موجود تھے۔ اس دفعہ میں نے "وفات و نزول مسیح موعود علیہ السلام" اور "مقصود احمدیت" پر لیکچر دیا۔ اور یہ لیکچر ۹ بجے سے ½۱۱ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد بہت سے اعتراضات کئے گئے جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اور جلسہ ½۱ بجے برخاست ہوا۔ اس لیکچر کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک دوست کو جو پنشنر انسپکٹر آف سکولز ہیں۔ سلسلہ سے غیر معمولی دلچسپی پیدا ہو گئی۔ اور آئندہ لیکچر کے لئے وہ خود شہر کے علماء کے گھروں میں باری باری تشریف لے گئے۔ اور اس کے علاوہ اور لوگوں کو بھی انہوں نے خاص طور پر مدعو کیا۔ مگر وقت مقررہ پر علماء میں سے کوئی نہ آیا اس رات "حالات اور معجزات مسیح موعود" پر میں نے ½۱ گھنٹہ لیکچر دیا اس کے بعد اعتراضات کئے گئے اور یہ سلسلہ گفتگو رات ½۱۲ بجے ختم ہوا۔

ان لیکچروں کے دوران میں خدا کے فضل سے دس پندرہ اشخاص کے دلوں میں احمدیت سے محبت پیدا ہو گئی۔ اور ان لوگوں کے مطالبہ پر آئندہ لیکچر "اخلاق انسانی" پر قرار پایا۔

ان مسلسل لیکچروں کے بعد شہر بھر میں احمدیت کا چرچا شروع ہو گیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ چند اصحاب ملنے کی خواہش رکھتے ہیں مگر رشتہ داروں کے ڈر کی وجہ سے نہیں آسکتے۔ اس لئے میں اور مسٹر عبد السلام صاحب ان کے گھروں پر گئے۔

اسی عرصہ کے دوران میں ایک روز میں بازار سے گزر رہا تھا۔ کہ وہاں پر ایک صاحب سے جو یہاں کی "سیاسی انجمن" کے پریذیڈنٹ ہیں اور اور پیر ہیں۔ ملاقات ہوئی۔ اور ان سے "امن دنیا" کے متعلق بازار ہی میں ½۱ گھنٹہ گفتگو ہوئی اور بہت سے لوگ ارد گرد جمع ہو گئے۔ اس کے بعد سامعین میں سے ایک صاحب نے مجھے کہلا بھیجا۔ کہ آپ میرے مکان پر تشریف لائیں۔ ان سے ملاقات ہوئی اور پھر اُن اور پیر صاحب نے بھی مجھے اپنے مکان پر بلوا بھیجا۔

اس کے بعد چونکہ بہت سے لوگوں کی توجہ اسطرف پیدا ہو رہی تھی۔ اس لئے ایک بڑے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اور ہر طبقہ کے لوگوں کو مدعو کیا گیا۔ اسی جلسہ کے لئے مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل بھی گارت سے تشریف لائے اور انہوں نے "اللہ۔ قرآن۔ احادیث" پر ایک مدلل لیکچر دیا اور ان کے بعد میں نے "آمد مسیح اور صداقت مسیح موعود" پر لیکچر دیا۔ اس جلسہ میں شمولیت کیلئے بہت سے احمدی احباب "بتاویا" اور "بوگر" سے بھی تشریف لائے۔ اور مسٹر ہارون اور مسٹر کرتا اتما جاہ صاحب نے بھی تقاریر فرمائیں۔ جلسہ کے پریذیڈنٹ مسٹر محی الدین صاحب جنرل پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ انڈونیا تھے۔

جلسہ کے بعد میں بھی چند تجارتی امور کیلئے واپس بتاویا چلا گیا۔ اور مولوی عبد الواحد صاحب بھی واپس گارت تشریف لے گئے۔ میں ایک ہفتہ بھر وہاں رہا۔ اور وہاں پر خطبہ جمعہ اور دیگر لیکچروں میں احباب جماعت کو "تحریک جدید کی اہمیت" سے مطلع کیا اس کے بعد میں پھر واپس "چانجر" آگیا۔

اس دفعہ "شناخت امام" پر لیکچر قرار پایا۔ اس لیکچر میں بھی کافی احباب موجود تھے۔ اور اس لیکچر کے بعد بھی اعتراضات کا موقعہ دیا گیا۔ اس کے بعد فوراً ہی مجھے "بوگر" جانا پڑا۔ چونکہ وہاں پر جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا تھا جس کیلئے ہفتہ بھر پہلے اشتہار شائع کر دیا گیا تھا اور اس جلسہ میں میرا لیکچر "اسلامی نماز کی حقیقت" پر تھا۔ اس لئے اس جلسہ میں بھی تقریباً ایک صد کے قریب حاضرین کی تعداد تھی۔ اور خاص طور پر اس جلسہ میں غیر مذاہب کے لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ½۹ بجے میں نے لیکچر شروع کیا جو ½۱۱ بجے تک جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس لیکچر کا لوگوں پر گہرا اثر ہوا۔ اور بعد لیکچر چند احباب نے سوالات کئے جن کے جوابات بھی میں نے دیئے۔ اس لیکچر کے بعد بوگر سے میں بتاویا واپس چلا گیا۔ اور چونکہ بتاویا کی جماعت بوجہ تعمیر مسجد مصروف تھی اور تبلیغی پروگرام پر باقاعدہ عمل نہیں کر رہی تھی۔ اس لئے کام کے قریب الاختتام ہونے کی وجہ سے اب پروگرام کے مطابق کام شروع کیا گیا۔ اور مردوں اور عورتوں کو قرآن پڑھانا شروع کر دیا۔ لیکن ابھی ایک ہفتہ ہی گزرنے پایا تھا۔ کہ چانجر سے ایک صاحب مجھے وہاں لیجانے کیلئے تشریف لائے۔ چونکہ وہاں چند احباب تبادلہ خیالات کرنا چاہتے تھے۔ اسلئے اسی روز انکے ہمراہ واپس چانجر چلا گیا۔

جمعرات کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ بہت سے احباب تشریف لائے۔ جلسہ کے شروع ہونے سے قبل ہی پانچ اصحاب نے "صداقت مسیح موعود" پر مختلف اعتراضات پیش کئے جنکے جوابات میں نے ۱۱ بجے تک دیئے۔ اسکے بعد ایک صاحب سے "نیکی و بدی" کے متعلق سلسلہ گفتگو شروع ہوا۔ اور اخیر جلسہ میں مسٹر محی الدین صاحب نے ایک مختصر سی تقریر بر صداقت سلسلہ احمدیہ کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب پر بہت گہرا اثر ہوا۔

صبح جمعہ پڑھانے کے بعد میں مسٹر محی الدین صاحب کے ہمراہ ایک گاؤں "پچیت" چلا گیا۔ یہ ایک پہاڑی اور صحت افزا مقام ہے۔ اور گورنر جنرل صاحب جاوا گرمی کے اوقات یہاں بسر کرتے ہیں یہاں کی زبان "سونڈی" ہے اور زیادہ سے زیادہ ۵% لوگ ملائی زبان سمجھنے کے قابل ہیں۔ اس لئے یہاں کے قیام کے دوران میں یہاں کے نمبر دار کو پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا۔ ان کے علاوہ ایک صاحب جو کہ تاجر ہیں ان سے مذہبی گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان پر گہرا اثر ہوا حتٰی کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی طرف سے دعا کیلئے عریضہ بھی تحریر کیا اس گاؤں سے تقریباً تین میل دور ایک اور گاؤں "جی پالس" ہے۔ جہاں اکثر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری ہے جس کی انچارج ایک بوڑھی عورت ہے۔ کئی بار اس سے مذہبی گفتگو کا موقعہ ملا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول حق کی توفیق دے۔

اس کے بعد فوراً بتاویا سے میری طرف "انصار اللہ" کا خط آیا کہ میں فوراً واپس بتاویا جاؤں کیونکہ یہاں ایک صاحب کا "ہستی باری تعالیٰ" پر لیکچر ہے۔ اور وہ میرے ہمراہ لیکچر سننے کیلئے جانا چاہتے ہیں۔ رات کے تین بجے میں پچیت سے روانہ ہو گیا۔ اور صبح ۱۲ بجے بتاویا پہنچ گیا۔ رات ۸ بجے انصار اللہ کے ہمراہ میں ہال میں گیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ لیکچرر مرزا ولی احمد بیگ صاحب غیر مبائع کا ہے۔ لیکچر کے شروع ہونے سے پیشتر ہی لیکچرار نے ابتدائی فقرات یہی کہے کہ اس کے بعد سوالات کا موقعہ نہیں دیا جائیگا دوران لیکچر میں انہوں نے "خاتم النبیین" اور "ختم وحی" پر خاص زور دیا اور لیکچر کے اختتام پر پھر کہا کہ یہاں میں کسی سوال کا جواب دینے کو تیار نہیں اسطرح کسی سوال کا موقعہ نہ مل سکا۔ البتہ اختتام جلسہ پر سب لوگ میرے گرد جمع ہو گئے۔ اور ان کی طرف سے ہستی باری تعالیٰ۔ اور مذہب پر کئے گئے جن کے خدا تعالیٰ کے فضل سے تسلی بخش جوابات دیئے گئے

اس کے دوسرے روز بعد ہی میں ایک احمدی نوجوان مسٹر ہارون کے ہمراہ ایک hara College کے سٹوڈنٹ مسٹر القادری کے ہاں گیا۔ جو کہ دراصل عرب النسل سے ہیں۔ اتفاقاً ان کے مکان پر اس وقت تین سٹوڈنٹ اس کالج کے موجود تھے۔ ان سے ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔

۱۴ فروری ایک عیسائی مشنری مسٹر جا جا سے رات ۱۲ بجے تک نہایت دلچسپ گفتگو ہوتی رہی اور آخر میں وہ دوبارہ ملنے کا وعدہ کرتے ہوئے رخصت ہوئے۔ ۱۵ فروری کو چند روز کیلئے پھر میں واپس چانجر آگیا۔ اور جمعرات کو معرفت کا پہلا زینہ یعنی "توحید" پر لیکچر ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کے لوگ بھی اب احمدیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ خاکسار ملک عزیز احمد خان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کا ہفتہ وار مکتوب جاپان

حکومتِ جاپان کے اہم داخلی و خارجی معاملات

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

جرمنی کیلئے قرض کا انتظام

کوبے ۱۹ فروری۔ جاپانی پریس میں افواہ گرم ہے۔ کہ انگلستان اور فرانس امریکہ سے ملکر جرمنی کو پانصد ملین ڈالر قرض دینے کی تجویز کر رہے ہیں۔ اس قرض کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ انگلستان نے سلسلہ جنبانی شروع کی اور حکومت فرانس کی رضامندی حاصل کرنے کے بعد اب یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ امریکہ بھی اس کام میں شریک ہو جائے۔ امریکہ سے آنے والی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سر والٹر رنسی مین پریذیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ حکومت برطانیہ اور سر آٹونی می ار ڈائرکٹر بنک آف انٹرنیشنل سٹیلمنٹ امریکہ سے گفت و شنید کر رہے ہیں

ان اطلاعات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ کے موٹر ساز حلقے اور ایکسپورٹ تاجر کھلے طور پر اس اقدام کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کر رہے ہیں۔ گو سیکرٹری آف کارڈیل ہل نے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی کو اس قسم کا قرضہ دیا جانا جس میں امریکہ شامل ہو ناممکن ہے۔ مگر بایں ہمہ نیویارک کے بینکنگ حلقوں کے نزدیک یہ قرضہ قرین قیاس ضرور ہے۔ گو ان کا بھی یہ خیال ہے۔ کہ یہ بات ابھی قبل از وقت ہے کیونکہ پبلک کی طرف سے ممکن ہے اس بنا پر اس کی مخالفت کی جائے۔ کہ یہ جانسن لار کی روح اور منشاء کے خلاف ہوگا۔

ان افواہوں میں اگر کچھ صداقت ہے اور اگر واقعہ میں برطانیہ فرانس اور امریکہ نے ملکر جرمنی کو یہ رقم قرض دیدی۔ تو حکومت برطانیہ کا یہ اقدام اس کی اغراض کے لئے نہایت مفید ہوگا۔ اس سے ایک طرف تو یورپ کی فضاء نسبتاً صاف اور صلح پسند ہو جائیگی۔ کیونکہ فرانس اور جرمنی کی باہمی چپقلش اور آپس کے خدشات اس سے کم ہو جائیں گے۔ دوسرے جرمنی جاپان اتحاد پر اس کا اثر پڑے بغیر نہ رہیگا۔ کیونکہ یہ امر یقینی ہے۔ کہ حالات مشکلات کے وقت جرمنی کو قرضہ اسی صورت میں ملیگا۔ کہ جرمنی بھی یہ فائدہ حاصل کرنے کیلئے کسی نہ کسی رنگ میں معقول قیمت ادا کرنے پر تیار ہو۔ اور بین الاقوامی معاہدات اور تعلقات کی موجودہ حالت کے پیش نظر جو چیز برطانیہ کو پسندترین ہوگی۔ وہ یہ ہے۔ کہ کم از کم جس حد تک برطانیہ کے مفاد کا تعلق ہے۔ ان رشتہ ہائے اتحاد میں کمزوری واقعہ ہو جائے۔ جو اس وقت جرمنی اور جاپان میں قائم ہیں۔

برطانیہ کے جنگی مصارف میں اضافہ

یورپین حالات میں ایک اور تغیر بھی ہفتہ ہذا میں ایسا ہوا ہے۔ جس کا جاپان پر براہ راست اثر پڑتا ہے۔ یعنی برطانوی گورنمنٹ کا اعلان کہ آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں وہ ۵۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ خرچ کر کے اپنی بحری۔ بری اور فضائی طاقت میں اضافہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ امر قابل تعجب ہے۔ کہ برطانیہ نے گذشتہ جنگ عظیم میں فتح حاصل کرتے ہی۔ جھٹ ایک نہایت خطرناک غلطی کا ارتکاب کیا۔ یعنی معاہدہ ورسے ای۔ اور پھر دوسری اس سے زیادہ خطرناک غلطی یہ کی کہ یہ امید خام دل میں قائم کر کے کہ فاتحین کی قائم کردہ بین الاقوامی مجلس دنیا کے امن کو قائم رکھ سکیگی۔ اس نے اپنے دفاعی انتظامات اور اخراجات میں کمی کرنی شروع کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی طاقت اتنی کمزور ہو گئی۔ کہ شیر کی گرج کی بجائے اس کی آواز بحیرہ روم میں ابے سینیا میں سپین میں مشرق بعید میں غرضیکہ تمام دنیا میں ایک کمزور اور بے کس بھیڑ کی میں میں کے مشابہ ہو کر رہ گئی۔ تاہم اس کی خوش قسمتی ہے۔ کہ ملک کی مالی بنیادیں مضبوط ہیں۔ اور تھوڑی بہت مشکلات جو اس کو پیش آئیں ان کا قریباً خاتمہ ہو چکا ہے۔ اور اب وہ دفاعی استحکامات کیلئے ۱،۵۰۰،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ خرچ کرنے کا خیال دل میں لا سکتا ہے۔

بایں ہمہ برطانیہ کی حالت ابھی خطرات سے محفوظ نہیں ہوئی۔ پانچ سال کا عرصہ کافی لمبا عرصہ ہے اور فی زمانہ دنیا کا امن پانی کے بلبلے کی طرح کمزور اور ناپائیدار حالت میں ہے۔ اگر یہ بلبلا اس سال یا اگلے سال یا اس سے اگلے سال پھٹ پڑا تو اس کو ایسی خطرناک جنگ میں گذرنا پڑے گا۔ جس کی مثال اس کی تاریخ میں آج سے پہلے نہیں ملتی۔

ہانگ کانگ میں مصنوعی جنگ

ہانگ کانگ سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ افواج برطانیہ کی ہانگ کانگ میں ایک مصنوعی جنگ وسط مارچ کے قریب ہونے والی ہے۔ جس میں قریب قریب تیس ہزار نفری شامل ہوگی۔ چینی پانیوں کے ۳۵ جنگی جہازوں کے برطانوی بحری بیڑے اور ہانگ کانگ میں مقیم بری فوج کے علاوہ تین ہزار سپاہی اور سنگاپور ہوائی مستقر سے کئی بحری تیارے اس میں شمولیت کے لئے لائے جائینگے۔

جاپانی پارلیمنٹ کا اجلاس

دی ایت کے ملتوی شدہ اجلاس ۱۵ فروری سے پھر شروع ہو گئے ہیں۔ نئے وزیر مالیات نے پہلی کابینہ کے تیار کردہ بجٹ میں بقدر ۲۶۹،۰۰۰،۰۰۰ ین کی کمی کی ہے۔ جس میں سے ۴۶،۰۰۰،۰۰۰ ملین دفاعی اخراجات میں سے کم کئے گئے ہیں اور ۳۷،۰۰۰،۰۰۰ سول اخراجات میں سے ایوان میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے مسٹر بابا نے کھلے الفاظ میں اعتراف کیا۔ کہ ملک کا مستقبل مالی لحاظ سے تاریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوجی مصارف میں چنداں کمی کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ملک خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ دوسری طرف رعایا کی بہبودی کیلئے بہت سے صرف کثیر کی ضرورت ہے۔ مگر دیہاتی آبادی کی مشکلات کا گہرا احساس رکھنے کے باوجود وہ صرف یہ کر سکے ہیں۔ کہ بجٹ میں انہوں نے ایک ایسی تخفیف کر دی۔ جس کا اثر سول اخراجات پر فوجی اخراجات کی نسبت دگنا ہے۔ اس بناء پر یہ بابا کی بجٹ پر بہت کچھ تنقید کی جا رہی ہے۔ مگر جنرل ہیاشی کا اندازہ ہے۔ کہ ان کی کابینہ کو سیاسی پارٹیز کی طرف سے چنداں مشکلات پیش نہ آئیں گی حزب الاختلاف میں چونکہ قوت نہیں ان کے اعتراضات بغیر کچھ اثر دکھانے کے ہوا میں چل جاتے ہیں

ڈاکٹر سنزد کی صدر سے یوکاٹی کو اس عہدہ سے مستعفی ہونا پڑا ہے۔ اس پارٹی کی رائے عامہ کچھ عرصہ سے ڈاکٹر سنزد کی کے خلاف ہو رہی تھی۔ مگر باوجود بڑھاپے اور خرابی صحت کے وہ اپنے عہدہ کو اب تک سنبھالے رہے۔ اب جبکہ وہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ پارٹی میں کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا۔ جو اس کو متحد رکھ کر ترقی کی طرف لے جاسکے۔ کیونکہ باہمی رقابتوں اور جھگڑوں کی وجہ سے یہ کام مشکل ہو گیا ہے۔ ایک تجویز اس پارٹی کے سرکردہ لوگوں کی طرف سے یہ ہو رہی ہے کہ بجائے کسی فرد واحد کو صدر بنانے کے اس عہدہ کے فرائض ایک بورڈ آف ڈائرکٹرز کے سپرد کئے جائیں۔ اور اگر اس تجویز میں بھی کامیابی نہ ہوئی تو پھر یہ پارٹی منتشر ہو کر ختم ہو جائے گی۔ باقی رہا دوسری پارٹیوں کا سوال سو ممکن ہے انحطاط اور انشقاق کی یہ رو جاری ہونے کے بعد جلد ہی وہ بھی اسی طرح ختم ہو جائیں۔ اور ان کھنڈرات میں سے کسی ایسی پارٹی کی تشکیل عمل میں آئے جو یا تو ایسے اجزا پر مشتمل ہو کہ فوجی حلقوں کو اس کی باتوں پر کان دھرنا پڑے یا پھر وہ ایسی کمزور ہو کہ بلا چون و چرا فوجی حلقے جو کہیں ویسے ہی کرتی چلی جائے۔ مگر موجودہ حالات پر قیاس کرتے ہوئے

اطباء سے ایک ضروری گذارش

جن مقامات میں قابل احمدی اطباء موجود ہیں۔ وہ براہ مہربانی مجلس مشاورت پر ضرور تشریف لائیں۔ کیونکہ چند مفید مشورے ان سے کرنے ہیں۔ نیز اگر ان کی نظر میں کوئی بہترین دواساز ہو۔ جو کہ مرکبات اور کشتہ جات وغیرہ کے بنانے میں کامل ماہر ہو تو اس سے بھی خاکسار کو اطلاع دیں۔

خاکسار۔ مختار احمد زینت محل۔ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشر واشاعت کے مجوزہ بجٹ کے متعلق ضروری گذارش

قابل توجہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان انجمنہائے احمدیہ

اکتوبر گذشتہ میں مختلف جماعتوں کو بذریعہ اخبار الفضل ۲۱ر اکتوبر ۱۹۳۶ء توجہ دلائی گئی تھی کہ ۳۷-۱۹۳۶ء کے لئے مد نشر و اشاعت کے چندوں کے بقایوں کی ادائیگی کا انتظام جلد کیا جائے۔ مگر اس وقت تک بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ صیغہ نشر و اشاعت اس وقت مقروض ہے۔ بقایوں کی رقوم ذیل میں درج کی جاتی ہیں اور مقامی امراء، پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان تبلیغ سے درخواست ہے کہ ان کی ادائیگی کا جلد سے جلد انتظام فرمائیں۔ ممکن ہے مجلس مشاورت کے اجلاس میں اس کا ذکر آجائے۔ اور ان جماعتوں کا نام پیش کرنا پڑے۔ جن کے ذمہ اس قلیل رقم میں بھی بقایا نکلا ہوا ہو۔ چونکہ صیغہ نشر و اشاعت کیطرف سے ٹریکٹ، غیر مقامی تبلیغ کی غرض کو پورا کرنیکے لئے بھیجے جاتے ہیں اسلئے بقایوں کی ادائیگی کیلئے روپیہ یا تو خاص طور پر احباب جماعت سے جمع کیا جائے یا جماعتیں اپنے مقامی فنڈ میں سے یہ رقم ادا کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپریل ۱۹۳۶ء میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر جب نمائندگان کی کثرت رائے کی تائید میں فیصلہ فرمایا۔ کہ نشر و اشاعت کے لئے بارہ سو روپیہ کا بوجھ جماعتوں کو علیحدہ طور پر اٹھانا چاہیئے۔ اس وقت حضور نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ "میں امید رکھتا ہوں کہ جو رقمیں لگائی گئی ہیں اور جو بہت تھوڑی تھوڑی ہیں جماعتیں ادا کردیں گی۔ میں سمجھتا ہوں تھوڑی رقم ہونے کی وجہ سے ہی ادھر توجہ نہیں کی گئی۔ ورنہ وہ جماعت جو چند ماہ میں ایک لاکھ جمع کر سکتی ہے۔ بارہ سو اس کے لئے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چندہ تو ایک ضلع کے احمدی بچوں سے جمع کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ اس بارہ میں کوئی کوتاہی نہ ہوگی۔" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس ارشاد کو مد نظر رکھتے ہوئے امید کی جاتی ہے۔ کہ جماعتیں اس کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ سے کام لیں گی۔

نام جماعت	رقم بقایا
بنوں	۷-۹-۳
پشاور	۱۳-۴-۶
مردان	۷-۰-۰
نوشہرہ	۸-۰-۰
پٹیالہ	۸-۰-۰
جھنگ مگھیانہ	۱۵-۰-۰
جالندھر	۸-۰-۰
جہلم	۱۰-۵-۰
دہلی	۳۰-۰-۰
رہتک	۱۵-۰-۰
حصار	۵-۰-۰
ڈیرہ غازیخان	۲۰-۰-۰
راولپنڈی	۱۸-۱۰-۰
سیالکوٹ	۳۵-۰-۰
شیخوپورہ	۱۵-۰-۰
شاہ پور	۵-۰-۰
شملہ	۳۰-۰-۰
گوجرانوالہ	۲۵-۰-۰
گجرات	۵-۴-۰
گورداسپور	۸-۰-۰
بنارس	۵-۰-۰
لائل پور	۲۵-۰-۰
لدھیانہ	۳-۲-۰
لاہور	۵۰-۰-۰
منٹگمری	۲۵-۰-۰
میانوالی	۸-۰-۰
مانسہرہ	۵-۰-۰
حیدرآباد سندھ	۱۰-۰-۰
میرٹھ	۷-۰-۰
بھاگلپور	۲۰-۰-۰
مونگھیر	۱۰-۰-۰
امرتسر	۱۴-۰-۰
حیدرآباد دکن	۴۸-۰-۰
قادیان	۱۳۹-۰-۰
کوئٹہ	۷-۸-۰
بدوملہی	۳-۰-۰
شاہجہان پور	۱۰-۰-۰
علی گڑھ	۱۰-۰-۰
سرگودہا	۱۵-۰-۰
لکھنؤ	۱۵-۰-۰
کانپور	۱۰-۰-۰
بھیرہ ضلع شاہپور	۱۵-۰-۰
بریلی	۵-۰-۰
خوشاب	۱۵-۰-۰
منصوری	۲۰-۰-۰
قصور	۱۰-۰-۰
کوہاٹ	۱۵-۰-۰
سنور	۱۰-۰-۰
بنگہ ضلع جالندھر	۵-۰-۰
صریح	۲-۰-۰
نورمحل	۵-۰-۰
دوالمیال	۱۰-۰-۰
کوٹ قیصرانی	۱۰-۰-۰
ڈسکہ	۱۰-۰-۰
شاہدرہ	۵-۰-۰
حافظ آباد	۵-۰-۰
سیدوالہ	۵-۰-۰
گوجرہ	۱۰-۰-۰
اوکاڑہ	۵-۰-۰
کاٹھگڑھ	۵-۰-۰
جے پور	۱۰-۰-۰
دھرمکوٹ رندھاوا	۳-۱۲-۰
مزنگ لاہور	۴-۲-۰
مریدکے	۴-۰-۰
گوکھووال	۴-۰-۰
لودھران	۵-۰-۰
ٹڑوعہ	۵-۰-۰
سامانہ ریاست پٹیالہ	۱۰-۰-۰
چکوال	۱۵-۰-۰
احمدی پور	۹-۴-۰ ۴

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی۔ آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے دیکھئے۔ اور لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا، عنبر، موتی کستوری۔ جدوار۔ اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اسکے ہندوستان کے روساء امراء اور معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ افراد مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات اور مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ دس یوم کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

373

کلکتہ میں مذاہب عالم کی کانفرنس

احمدی مبلغ مولوی ظل الرحمن صاحب کے کامیاب لیکچر

کلکتہ ۹ مارچ۔ بنگال کے مشہور ہندو سوشیل ریفارمر شری رام کرشنا کی پیدائش کی پہلی صد سالہ خوشی گذشتہ سال کے فروری سے منائی جارہی ہے۔ اسی سلسلہ میں رام کرشنا سنٹری کمیٹی کے زیر اہتمام کلکتہ ٹاؤن ہال میں یکم تا ۸ مارچ مذاہب عالم کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی۔ دنیا کے بہت سے مشہور لوگوں اور مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ دنیا کے اکثر حصہ سے ہر خیال کے لوگ اس میں شریک ہوئے۔ جن میں سر فرانسس ینگ ہسبینڈ کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ ۱۹۲۴ء میں Wembley مذہبی کانفرنس کے صدر تھے۔ اور آپ کو احمدیت سے بھی بہت دلچسپی ہے۔ ان کے علاوہ دنیا کے ہر حصہ کے بین الاقوامی شہرت رکھنے والے لوگ اس میں شریک ہوئے۔

احمدیوں کو بھی اس جلسہ میں شمولیت کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ بنگال احمدیت کی اور مسٹر رشاد مسلمانان ماریشس کی نمائندگی کر رہے تھے۔

اس کانفرنس کے روزانہ صبح شام دو اجلاس ہوا کرتے تھے۔ اس طرح کل ۱۶ اجلاس ہوئے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ باوجود اس کے کلکتہ ٹاؤن ہال ہر اجلاس میں سامعین اور ڈیلیگیٹس سے کھچا کھچ بھرا رہتا تھا۔ علاوہ غیر ملکی شائقین کے ہندوستان کے اکثر حصہ سے ہندو۔ آریہ۔ سکھ۔ دیو سماج۔ زرتشت۔ بدھ جینی۔ عیسائی۔ یہودی بہائی وغیرہ مذہبوں کے نمائندے اور ہندوستان کے بڑے بڑے پنڈت اس میں روزانہ شریک ہوا کرتے تھے۔

احمدی مبلغ مولانا ظل الرحمن صاحب پہلے اجلاس سے لے کر اخیر اجلاس تک باقاعدہ جلسہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور اپنی سبز پگڑی کے ساتھ سٹیج پر بہت ہی نمایاں نظر آتے۔ اور اس طرح حاضرین کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتے تھے

۴۔ مارچ شام کے اجلاس میں ہمارے مولوی صاحب نے اسلام کی طرف سے ایک پیغام پیش کیا جس میں انہوں نے بتلایا۔ کہ اسلام تمام مذاہب سابقہ کا بہترین مجموعہ ہے۔ اور آئندہ کے لئے تمام انسانی ضروریات پر حاوی ہے۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسا ملک دیا جس کو کوئی پہاڑ اور کوئی سمندر تقسیم نہیں کرتا۔ اور ایسی قومیت عطا کی جس کو کوئی رنگ اور کوئی پیشہ تقسیم نہیں کرتا۔ شری رام کرشنا جی نے اتحاد مذاہب کی جو آواز اٹھائی ہے۔ یہ قریباً ڈیڑھ ہزار سال پیشتر کی اس آواز کی صدائے بازگشت ہے۔ جو عرب کے ریگستان سے اٹھی تھی۔ دنیا کی تاریخ میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہی سب سے پہلے بنی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی طرف بلایا ہے یہ لیکچر سامعین نے بہت دلچسپی سے سنا اور چیرز دیئے۔ جلسہ کے بعد بہت سے لوگ آپ سے ملے۔ اور مبارکباد دی۔

اس کے بعد ۵ مارچ شام کے اجلاس میں زیر صدارت پروفیسر بھنڈارکر مولانا ظل الرحمن صاحب کی تقریر اس عنوان پر ہوئی کہ اسلامی تعلیم خدا کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انسانی عقل خدا کو یقینی طور پر دریافت کرنے سے قاصر ہے۔ خدا خود انسان پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کو حاصل کرنے کا راستہ بتاتا ہے۔ خدا ہمیشہ سے ایسا کرتا آیا ہے۔ اور ہمارے زمانہ میں بھی پھر وہ بانسری جو کسی زمانہ میں جمنا کے کنارے پر بجی تھی۔ قادیان سے اس کی آواز بلند ہوئی ہے۔ اور دنیا کے کناروں تک گونج گئی ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ع

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

کے چند اشعار پڑھکر اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اس تقریر کا بھی سامعین پر خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔ جلسہ کے بعد بعض مشہور ہندوؤں نے آکر مولوی صاحب سے ملاقات کی۔ اور مبارکباد دی۔ اور احمدیہ لٹریچر مانگا۔

آخری اجلاس میں ۸ مارچ کی شام کو مولوی ظل الرحمن صاحب سے بھی الوداعی طور پر کچھ الفاظ کہنے کی استدعا کی گئی۔ چنانچہ مولانا نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج کی یہ شام ایک خوشگوار صبح کا پیغام دے رہی ہے۔ جبکہ دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے گی۔ اور انسانی دنیا ایک ہموار روحانی سطح پر جمع ہو جائیگی مشرق اور مغرب کا جھگڑا بالکل فضول ہے اس تقریر کو بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے سامعین نے بہت پسند کیا۔

مولوی ظل الرحمن صاحب کے علاوہ ہمارے ماریشس کے احمدی دوست مسٹر رشاد نے جو قادیان میں بھی کچھ عرصہ رہکر آئے ہیں۔ اور کلکتہ کے راستہ سے اپنے وطن واپس ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھا۔ اور ایک فرنچ مسلم کی حیثیت سے شریک جلسہ ہوئے۔ انہوں نے بھی اسلام پر بہت شستہ انگریزی میں دو تقریریں کیں۔ جس میں اسلامی مساوات پر روشنی ڈالی۔ حاضرین نے اس تقریر کو بھی بہت پسند کیا۔

منتظمین جلسہ اور دیگر سوسائٹیوں کی طرف سے فارغ اوقات میں چند پارٹیاں بھی دی گئیں۔ ان پارٹیوں میں مسٹر رشاد اور مولوی ظل الرحمن صاحب بھی مدعو ہوا کرتے تھے۔ اور اس طرح تمام ہندوستانی اور غیر ملکی نمائندوں سے ملنے اور احمدیت کے پیغام پہنچانے کے مواقع ملتے رہے۔

اس موقعہ پر لوگ احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ کے بہت خواہشمند تھے۔ چنانچہ ہمارے احمدی دوست میاں محمد صدیق صاحب و میاں محمد حسین صاحب پچاس روپے کی انگریزی کتابیں قادیان سے لائے تھے۔ انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر تقسیم کیلئے دیدیں۔ کلکتہ انجمن احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری منشی شمس الدین تین تین کتابوں کا ایک ایک پیکٹ بنا کر مولوی ظل الرحمن صاحب کو دیدیتے تھے۔ اور مولوی صاحب سٹیج کے چیدہ چیدہ لوگوں کو یہ کتابیں دیتے۔ جن لوگوں کو یہ کتابیں دی گئیں انہیں سے مندرجہ ذیل اصحاب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سر رابندر ناتھ ٹیگور۔ مسز سروجنی نائیڈو ڈاکٹر بھنڈارکر۔ ڈاکٹر شاستری۔ مہاراجہ بردوان اس طرح قریباً ایک سو سے زیادہ معزز لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ اور وہ اچھا اثر لے کر گئے

(نامہ نگار از کلکتہ)

امانت فنڈ کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں دو قسم کی امانتوں کا روپیہ موصول ہو رہا ہے احباب عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ روپیہ بھیجتے وقت تخصیص فرما دیا کریں۔ کہ ان کا روپیہ کس امانت میں جمع کیا جاوے۔

ایک وہ امانت فنڈ ہے۔ جسمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت احباب ۱۹۳۴ء کے آخر سے روپیہ بھیج رہے ہیں۔ جو تین سال تک واپس نہیں کیا جائیگا۔ تین سال کے بعد یہ روپیہ یا تو نقدی کی صورت میں یا جائیداد کی صورت میں واپس کیا جائے گا۔ اس امانت کے روپیہ کو تحریک امانت جائیداد" کے نام سے بھیجا جایا کرے۔

علاوہ ازیں اکتوبر ۱۹۳۶ء کی مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا تھا۔ کہ احباب اپنے فاضل روپیہ کو جسے انہوں نے مخصوص اغراض مثلاً شادی بیاہ۔ تعلیم تعمیر مکان یا خرید جائیداد غیر منقولہ وغیرہ کیلئے جمع کیا ہو۔ جب تک اس کے خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہو۔ بجائے اپنے پاس یا کسی بینک میں جمع رکھنے کے یہاں صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چینی عورتوں میں بیکاری سے مجتنب رہنے کا قابل تعریف جذبہ

ایک چینی عورت کو جس کے پاس ایک سیاہ تھیلا اور ایک ٹوکرا تھا۔ پینانگ بندرگاہ پر میں نے سگرٹ کے ٹکڑے اکٹھا کرتے دیکھا۔ جب وہ انہیں اکٹھا کر چکی تو کچھ کارڈ لے کر بیٹھ گئی۔ اس کی عمر ۶۰ سال سے متجاوز تھی میں یہ دیکھ کر حیران ہوا۔ کہ وہ اس ردی چیز کو کیا کرے گی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا۔ کہ وہ اس کے دوبارہ سگرٹ تیار کر کے اپنا گذارہ کرتی ہے اور کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتی۔

یہ ایک نظارہ تھا۔ جو میری آنکھوں نے دیکھا۔ نہیں میں نے اس کے پیچھے ایک ایسی روح کا مشاہدہ کیا۔ جو کہ صرف اسی قوم کا حصہ ہے جس کے لئے ترقی مقدر ہو اور تنزل اس سے دور کیا گیا ہو۔ عزت اس کے استقبال میں اپنی عزت اور شرف اس کی ہمسائیگیت میں اپنا شرف محسوس کرتا ہے۔ کیا وہ کشتی جس کے سوار تمام کے تمام تجربہ کار ملاح ہوں اس کے منزلِ مقصود پر پہنچنے میں شبہ ہو سکتا ہے کیا وہ قوم جس کے بوڑھے، بچے، نوجوان اور عورتیں کام کرنا اپنا فرض سمجھتے ہوں۔ اپنی قوم کی ترقی میں حائل ہو سکتے ہیں۔ کیا ایسی قوم ان لوگوں کو اپنے اوپر بار خیال کر سکتی ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔

شاید کوئی یہ خیال کرے کہ یہ نایاب اور سنہری اصل چینی یا جاپانی ہے۔ نہیں۔ یہ اسلام کا زریں اصول ہے۔ جس پر ہمارے آباد اجداد نے عمل کیا۔ اور اس کے نتائج سے بہرہ اندوز ہوئے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ادخلوا فی السلم کافۃ۔ کہ تم بحیثیت جماعت احکام الٰہی کی فرمانبرداری کرو اور یہ یقینی بات ہے کہ جب مسلمان سب کے سب یکجہتی سے ایک کام میں کوشش کریں گے تو اللہ تعالےٰ ان کو اپنے فضل کے ماتحت کامیابی عطا کرے گا۔

یہ قومیں تو اپنے رسم و رواج کی وجہ سے اس روح کو لئے جا رہی ہیں۔ یا یوں کہو کہ تقلید آباء میں معتقد ہیں۔ ورنہ اس وقت ان میں اس روح کا پانے والا اور نگہبان کوئی باقی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کو یہ بھی علم نہ ہو کہ ہم کسی نایاب اصول پر کاربند ہیں۔

پس آؤ ہم اس روح کو جو ہماری ہی ہے اپنائیں۔ بڑھائیں اور اس کی نگہبانی کرتے چلے جائیں۔ حتی کہ اس کو ہمارے ساتھ تجانس پیدا ہو جائے ہمارے بچے، بوڑھے، جوان، مریض اور اپاہج کوئی بھی کام سے خالی نہ رہے کیونکہ ہمارے امام ایدہ اللہ نے ہم سے یہ مطالبہ کیا۔ اور ہمارے بیماروں کی بوڑھوں اور اپاہجوں کو بھی ایسی تدبیر بتائی ہے۔ کہ وہ بھی نیکی سے محروم نہ رہ جائیں۔ کیونکہ ہم ایک ترقی کرنے والی قوم ہیں اور ہر ترقی کرنے والی قوم ایسا کرتی ہے۔ ہمارے لئے تو منزلِ مقصود بھی مقدر کی جا چکی ہے جس پر پہنچنا ہمارا فرض ہے۔

گذشتہ مشاورت کے موقعہ پر جو الفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمائے تھے وہ ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں کہ ہم نے آگے بڑھنا ہے اور بڑھیں گے مگر وہ لوگ جو ایک تیراک کے سینہ پر پتھر کی مثال ہیں وہ ہوشیار ہو جائیں ورنہ ہم ان کو پیچھے چھوڑ جائیں گے ہمارے سامنے دونوں قسم کی مثالیں ہیں ان لوگوں کی بھی جنہوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری نہ کی۔ جب کہ ان کے لئے ترقی قدمبوس ہونے کو تیار تھی۔ وہ ترقی سے محروم کئے گئے۔ اور ان لوگوں کی بھی جنہوں نے اپنے پیشوا کے حکم میں راحت اور اس کے اشاروں کی تعمیل میں زندگی محسوس کی۔ ترقی ان پر ہزار رجان سے نثار ہو گئی، اور عزت نے وہیں اپنے لئے اچھا ٹھکانا سمجھا۔ اپنوں اور غیروں نے ان کے دبدبے کو تسلیم کیا۔ تاریخ ان کی ترقی کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ اور دنیا ان کے نام کو صفحۂ عالم سے ناپید نہیں کر سکتی۔ کیوں اس لئے کہ انہوں نے اپنے امام کو حقیقی امام سمجھا اور اس کے احکام کی تعمیل اپنا فرض یقین کیا۔ اے خدا ہم سے بھی ہمارے امام نے چند مطالبات کئے ہیں اور تو نے ہمارے لئے ترقی مقدر کی ہے ہمیں ان مطالبات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور ترقی حاصل کرنے کی طاقت بخشیں۔ آمین

خاکسار۔ عبد الغفور جالندھری
مبلغ تحریک جدید۔

انسپکٹران بیت المال کا دورہ

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال دورے پر بھیجے گئے ہیں۔ جن کا کام تشخیص بجٹ کے علاوہ بقایادار جماعتوں کو بقایا کی فراہمی کے انتظام کی طرف توجہ دلانا اور انتظام کرانا ہے۔ امید ہے عہدہ داران جماعت مقامی ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ (۱) چوہدری فیض احمد صاحب انسپکٹر برائے ضلع منٹگمری ملتان۔ ریاست بہاولپور۔ ڈیرہ غازی خان مظفر گڑھ

(۲) سید محمد علی شاہ صاحب و مدد خان صاحب انسپکٹر برائے انجمن ہائے ضلع گورداسپور۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

ایک ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے خان صاحب ڈاکٹر مطلوب خان صاحب کا پٹھانکوٹ میں تبادلہ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ایک بہت قابل ڈاکٹر ہیں اور خصوصیت کے ساتھ آنکھوں کے اپریشن میں بہت مہارت رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کی غیر معمولی قابلیت اور خدمات کی وجہ سے گورنمنٹ نے حال ہی میں انہیں "خان صاحب" کا خطاب عطا کیا ہے۔ چونکہ اس وقت آنکھوں کے اپریشن کا وقت ہے۔ اس لئے پبلک کے فائدے کی غرض سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ علاقہ کے حاجت مند لوگ ڈاکٹر صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں ہمیں یقین ہے کہ علاوہ قابلیت کے ڈاکٹر صاحب موصوف ہمدردی

کوہ ہمالیہ کا خالص شہد

کوہ ہمالیہ کی زود اثر بوٹیوں و ہزارہا قسم کے خوشبودار پھولوں سے اکٹھا کیا ہوا۔ خالص شہد جو کہ قدرتی طور پر طاقت بخش ہونے کے علاوہ مصفی خون بھی ہے۔ علم طب وآیورویدیہ نیز ڈاکٹری ہر سہ اس کے مفاد کے قائل ہیں۔ وید و حکیم اس کو مختلف ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ ریاست چمبہ کا شہد اعلیٰ خواص کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ بے شمار انگریز و ہندوستانی معززین کے سرٹیفکیٹ موجود ہیں۔ نرخ میں حیرت انگیز کمی کر دی گئی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

بنفشہ اعلیٰ فی پونڈ ۱۲۔ چربی ریچھ خالص فی پونڈ ایک روپیہ

المشتہر۔ مرزا حسین بیگ الحمدی
مینیجر ہنی کو سب "چمبہ" پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پریکٹس و نمونہ سبق مفت اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

374

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ

اہل ہندو بیرونی ممالک کے دوستوں کو مژدہ

دہلی میں عظیم الشان ویدک یونانی دواخانہ بازار لال کنواں زینت محل میں زیر سرپرستی عالیجناب فخر خاندان شریفی شمس الحکماء حکیم عبدالغنی خان صاحب رئیس اعظم دہلی جو کہ حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کے خاندان کی ان مایہ ناز ہستیوں میں سے ہیں جن کو مرحوم ان کی ذہانت۔ قابلیت اور ان کے کامل طبیب ہونے کی وجہ سے اپنی زندگی میں اپنی بجائے باہر مریضوں کے معالجہ کے لئے روانہ کیا کرتے تھے۔ جاری کیا گیا ہے۔ یہ دواخانہ مشترکہ سرمایہ سے اس قدر کثیر رقم سے جاری ہوا ہے۔ کہ دہلی کا کوئی دوسرا دواخانہ اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے مطمح نظر طب یونانی کو دوبارہ فروغ دینا ہے۔ پس جس دواخانہ کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہو۔ اس کے مخصوص مجربات اور مفرد و مرکب ادویہ کے متعلق اشتہاری الفاظ استعمال کرنا بے سود ہیں۔ ویدک یونانی دواخانہ دہلی طب اور وید ک کے کامیاب اور مجرب نسخہ جات کا مخزن ہے۔ اور شاہی اطباء کے وہ **خاص الخاص نسخے** جو صرف راجاؤں۔ مہاراجاؤں اور نوابوں کو ہی ہوتے تھے۔ مناسب قیمتوں پہ ہر خاص و عام کو اس دواخانہ سے مہیا ہو سکتے ہیں۔ یہ مخصوص مجربات حضرت حکیم نورالدین صاحب بھیروی جو کہ شاہی اطباء میں سے تھے۔ اور جن کو اگر اپنے وقت کا ارسطو اور جالینوس ثانی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اور حکیم عبدالغنی خانصاحب جو کہ خاندانی لحاظ سے بھی اور کامل طبیب ہونے کی وجہ سے بھی حکیم اجمل خاں صاحب مرحوم کے صحیح معنوں میں جانشین ہیں۔ اور وید مان سنگھ صاحب مرحوم سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کے سالہا سال کی جاں کاہ مشقتوں اور طبی تجربوں کے کامیاب نتیجے ہیں۔ جن کو جدید سائنٹفک طریقوں سے تیار کیا گیا ہے۔ برص۔ دق۔ نرینہ اولاد۔ قوت باہ۔ سرعت انزال۔ آتشک۔ سوزاک۔ بواسیر بادی ہو یا خونی اور نسوانی امراض مثلاً اسقاط حمل۔ سیلان الرحم وغیرہ کے نہایت بہترین اور کامیاب نسخے موجود ہیں۔ جو کہ تیسرے روز ہی اپنا جادو کا اثر دکھاتے ہیں۔ آج ہی حالات مرض لکھیں۔ اور دہلی کی مایہ ناز ہستی حکیم عبدالغنی خاں صاحب کے طبی لاثانی تجربوں سے فائدہ اٹھائیں۔ فہرست دواخانہ خط لکھکر مفت طلب فرمائیں۔ نوٹ:۔ باہر کے مریضوں کے لئے اگر وہ آنے سے بیشتر اطلاع دیں۔ تو ان کی رہائش کا خاطرخواہ انتظام کر دیا جاتا ہے۔

مینجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی۔ اس کیلئے کندن کا طریقہ علاج قطعیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس تیر بہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ "تپدق کا علاج" مفت منگوا کر پڑھیں اور بیمار کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کیلئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

حصہ وصیت میں اضافہ کرنیوالے مخلصین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر شمار	نام موصی	حصہ موعودہ	اضافہ کردہ حصہ
۳۸۱	خان عبدالغفور خاں صاحب سنور۔ پٹیالہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۲	چوہدری مہدی حسن صاحب سنور۔ پٹیالہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۳	منشی محمد علی خاں صاحب سنور۔ پٹیالہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۴	منشی محمد علی خاں صاحب سنور۔ پٹیالہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۵	میاں محمد حسین صاحب متصل نور ہسپتال۔ قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۶	ملک گل محمد صاحب مینجر محمود آباد تھرپارکر سندھ	۱/۱۰	۱/۸
۳۸۷	مستری دین محمد صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۸	شیخ اللہ بخش صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۸۹	میاں روشن الدین صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۰	میاں محمد علی صاحب گوجرانوالہ	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۱	منشی غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخاں	۱/۱۰	۱/۹
۳۹۲	منشی محمد صادق صاحب ناصر آباد اسٹیٹ سندھ	۱/۱۰	۱/۹

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب

عمدہ موقعہ کے قطعات و مکانات برائے فروخت

مندرجہ ذیل چند قطعات و مکان اشد ضرورت کے باعث جلد فروخت کرنے مطلوب ہیں۔

محلہ دارالسعت

۱۔ محلہ دارالسعت میں ۱۶½ مرلہ کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے۔

محلہ دارالبرکات

۲۔ محلہ دارالبرکات میں ایک کنال کا قطعہ جو نئی آبادی میں ہے۔ قابل فروخت ہے۔

محلہ دارالفضل

۳۔ محلہ دارالفضل میں ایک چھوٹا سا پختہ مکان جس کی ایک دیوار خام ہے اس میں دو کمرے ۲۰-۲۰ فٹ کے ہیں۔ برآمدہ ہے۔ بیٹھک ہے۔ سیڑھی ہے چھت کے اوپر پردے ہیں۔ ایک ناگہانی اشد ضرورت کے باعث بہت ہی سستے داموں پر فروخت ہوتا ہے۔ جو صاحب خرید فرمائیں۔ وہ اپنے خرچ پر رجسٹری بھی کرا سکتے ہیں۔ رجسٹری کا خرچ معمولی ہوگا۔

ان قطعات کی فروخت کا روپیہ سلسلہ کے خزانہ میں جائے گا۔ اس واسطے جو دوست خریدنا چاہیں۔ وہ مجھ سے قیمت کا تصفیہ فرمالیں۔

خاکسار:۔ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

سلطان بلیو بلیک انک فار آل فاؤنٹین پن

سوین انک کے مقابلہ میں فاؤنٹین پن کی سیاہی قادیان میں تیار کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب نے مقابلتاً پن میں سیاہی استعمال کر کے تصدیق کی ہے۔ چنانچہ پہلے نیلا لکھتی ہے۔ پھر سیاہ اور پختہ ہو جاتی ہے (۲) دوسرے دن پانی سے نہیں دھلتی (۳) ٹیوب کو خراب نہیں کرتی (۴) ٹیوب میں جمتی نہیں (۵) روانگی سوین سے زیادہ ہے (۶) لاگت سوین کے برابر ہے (۷) قیمت فی شیشی ۳ کمیشن ۳۳ فیصدی۔

اے رحیم اینڈ برادرز قادیان۔ گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکان برائے فروخت

پانچ مرلہ زمین پر بنا ہوا۔ پختہ مکان مشتمل بر دو کمرے اور صحن قریب مسجد محلہ دارالرحمت متصل دو کا نہلائے سودا سلف جو اس وقت دو روپے ماہوار کرایہ پر چڑھا ہوا ہے۔ قابل فروخت ہے۔

مفتی محمد صادق

مستورات

کے بعض پوشیدہ امراض کو ایک قابل اور پرانا تجربہ رکھنے والی عورت بخوبی سمجھ سکتی ہے اور کامیاب علاج کر سکتی ہے۔ شفاخانہ رفاہ نسوان کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ انکی ادویہ کے استعمال سے مایوس عورتیں بھی اولاد حاصل کر چکی ہیں۔ لہٰذا وہ بہنیں جو کہ کئی ایک علاج کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے مکمل دوا طلب فرمائیں۔ انشاء اللہ ضرور ان کی گود ہری ہو گی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زاید نہیں ہو گی۔ محصولڈاک علاوہ۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا اس دوا کی قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسوان قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

۱۵ مارچ میں امرت دھارا اور اسکے مرکبات ۳/۴ قیمت پر اور باقی سب ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی!

سکاوٹوں۔ بال چروں۔ خدمتگاروں۔ والنٹیروں اور مفصلات میں رہنے والے افسروں اور ہر گھر میں اور باہر ہر جیب میں رکھنے کے لئے

امرت دھارا اسکاوٹ سٹ

۳۱ مارچ تک ڈھائی روپیہ کی بجائے ایک روپیہ چودہ آنہ میں منگوا دیں!

یہ سکاوٹ سٹ دنیا بھر میں لاثانی ہے۔ ہر بیماری اور ہر حادثہ میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اسمیں مشہور عالم دوائی امرت دھارا اور اسکے مرکبات یعنی امرت دھارا۔ امرت دھارا مرہم۔ امرت دھارا صابن۔ امرت دھارا بام۔ امرت دھارا لوشن کے سٹ رکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں۔ بورک۔ روئی۔ بورک لینٹ۔ بینڈیج۔ سوئی۔ دھاگہ وغیرہ رکھ دیئے ہیں بکس نہایت خوبصورت پاکٹ میں رکھنے کے لائق ہے۔

کسی قسم کا زخم ہو۔ پھوڑا پھنسی ہو۔ چوٹ ہو۔ زہریلا ڈنگ ہو۔ گرنے سے بیہوشی وغیرہ ہو۔ کوئی اچانک بیماری سر درد۔ کان درد۔ داڑھ درد۔ پیٹ درد۔ دست۔ قے۔ متلی۔ سردی۔ بخار وغیرہ ہو جائے بوڑھوں میں بوڑھے۔ بچے۔ جوان کسی کو تکلیف ہو جائے۔ تب اُسی سے ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ اینٹی سپٹک سب اشیاء موجود ہیں۔ پرچہ ترکیب ساتھ ہو گا۔ قیمت بالکل تھوڑی یعنی دو روپے آٹھ آنہ رکھی گئی ہے۔ باوجود اس کے یہ سٹ بھی

یکم سے ۱۵ مارچ کے اندر اندر کسی بھی دوکان میں خط ڈالنے سے ۳/۴ قیمت یعنی عہ/۱ کو بھیجا جاوے گا

خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۔ لاہور

المشتہر:۔

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا سٹرک۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

بلا اپریشن موتیا بند دور

کون نہیں جانتا۔ کہ موتیا بند کی بیماری بہت موذی مرض ہوتی ہے۔

اس بیماری میں کئی سال تک پانی پکنے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ تاکہ اپریشن کرایا جا سکے۔ اس لمبے انتظار کے بعد اگر اپریشن درست ہوا۔ تو آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ذرا کوئی نقص رہ گیا۔ تو آنکھیں ساری عمر کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔

نیز بنی ہوئی آنکھیں بھی اکثر جلن۔ دھندلا پن۔ ڈھیلوں کے درد کا شکار رہتی ہیں۔ ان سب مرضوں اور خاص کر موتیا بند بغیر اپریشن اچھا کرنے کے لئے سالہا سال کے تجربہ کے بعد ہم نے یہ دوا جڑی بوٹیوں سے تیار کی ہے۔ چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک ماہ کے لئے ایک روپیہ چار آنے تین ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپے علاوہ محصولڈاک۔

نیز ہر قسم کی آنکھوں کا مشورہ بذریعہ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کریں۔

ایس۔ ایم عبداللہ معالج چشم۔ آنکھوں کا ہسپتال قادیان پنجاب

مفتی اعظم ہند کا فتویٰ

مسئلہ ختم نبوت میں

"بعد آنحضرت کے یا زمانہ میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں البتہ صاحب شرع جدید کا ہونا ممتنع ہے"

مندرجہ بالا الفاظ مسئلہ ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی مرحوم نے اپنے رسالہ دافع الوسواس فی اثر ابن عباس کے صفحہ ۱۶ میں تحریر فرمائے ہیں۔ یہ رسالہ مدت سے نایاب تھا۔ اب حضرت مولانا مرحوم کے نواسہ سے دوبارہ طبع کرایا گیا ہے رسالہ میں طبقات الارض کے وجود پر بھی عالمانہ بحث کی گئی ہے۔

چار آنہ فی نسخہ کے حساب سے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔ تبلیغی اغراض سے اس کی اشاعت نہایت مفید ہے

حافظ سلیم احمد خان اٹاوی دفتر قاعدہ یسرنا القرآن قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون ۱۱ مارچ۔ حکومت برما کے گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی گورنر نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۱۵۲ کے تابع یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ہر وزیر کی ماہوار تنخواہ ۲½ ہزار روپے مقرر کی ہے۔

جہلم ۱۱ مارچ۔ دریائے جہلم کی گذرگاہ چونکہ بلند ہوگئی ہے۔ اس لئے اس میں طغیانیوں کے باعث ریلوے اور سڑک کے پل کو خطرہ رہتا تھا۔ اس خطرے کے پیش نظر ان دونوں پلوں کا وہ حصہ جو عین دریا کے اوپر ہے۔ چار فٹ اونچا کر دیا گیا ہے۔

پشاور ۱۱ مارچ۔ گورنر باجلاس کونسل نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ صوبہ سرحد کے قانون امن عامہ کی متعدد دفعات ۱۴ ستمبر ۱۹۳۷ء تک ضلع بنوں میں نافذ العمل رہیں گی۔ علاوہ ازیں بنوں کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لوکل گورنمنٹ کے اختیارات تفویض کر دیئے گئے ہیں۔

سیالکوٹ ۱۱ مارچ۔ شہر میں چیچک کی وارداتوں کی اطلاع ملی ہے۔ حکام انسدادی تدابیر اختیار کرنے میں سرگرمی سے مشغول ہیں۔ اور لوگوں کو ٹیکے لگائے جا رہے ہیں۔

پشاور ۱۱ مارچ۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ صوبہ سرحد میں انتقال اراضی سے متعلقہ قانون اور چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی امداد سے متعلقہ قانون کو گورنر اور گورنر جنرل نے منظور کر لیا ہے۔ جس کی بنا پر دونوں قوانین کو گزٹ کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۱ مارچ۔ بمبئی کی صوبہ کانگرس کمیٹی نے ۵ ووٹوں کی حمایت اور ۵ کی مخالفت سے وزارتیں قبول کرنے کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ مگر اس کے ساتھ یہ شرط عاید کی ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی بڑی سختی سے وزارتوں کی نگرانی کریگی قرار دیا گیا کہ وزارتیں صرف ان صوبوں میں مرتب کی جائیں۔ جہاں کانگرسیوں کی اکثریت ہے اور کسی اور پارٹی کے ساتھ وزارت مرتب کرنے کے لئے استعفیٰ دینا کرنا پڑے۔ نیز یہ بھی قرار پایا کہ تجربہ کے طور پر صرف ایک سال کے لئے وزارتیں قبول کی جائیں۔ اور اس کے بعد پھر ایک کنونشن منعقد کی جائے تاکہ کانگرسی وزیروں کے کام پر تبصرہ کیا جائے۔ سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے یہ ترمیم پیش کی گئی تھی کہ وزارتیں قبول کرنا کانگرس کی اس پالیسی کے سراسر خلاف ہے۔ کہ آئین کو تباہ کیا جائے۔ نیز وزارتیں قبول کرنے سے آزادی کی جد وجہد کو سخت نقصان پہنچے گا۔ مگر یہ ترمیم ۱۰ ووٹوں کی مخالفت اور ۵ کی حمایت سے گر گئی ہے۔

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ گزشتہ رات مسلم طلبہ کے ایک جلسہ میں چند قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں مسٹر فضل الحق سے استدعا کی گئی تھی۔ کہ اپنی وزارت مرتب کرنے کے سلسلے میں وہ اس اصول کو پیش نظر رکھیں۔ کہ صرف وہی اصحاب وزارت میں لئے جائیں۔ جو اتحاد پارٹی کے پروگرام کو بہترین طور پر عملی جامہ پہنا سکیں۔ اس سلسلے میں حسب ذیل حضرات کے نام وزارت کے لئے تجویز کئے گئے ہیں مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم۔ نواب بہادر ڈھاکہ۔ خواجہ سر نظام الدین۔ مسٹر ایم سی سہروردی۔ مولوی مرشد علی۔ مولوی شمس الدین احمد اور اسمبلی کی صدارت کے لئے موجودہ وزیر تعلیم خان بہادر عزیز الحق کا نام تجویز کیا گیا ہے۔

راولپنڈی ۱۱ مارچ۔ سرحد سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ آفریدی اپنے آخری معاہدہ کی شرائط پر عمل کر رہے ہیں۔ اور حکومت سرحد کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کی وجہ سے اپنی ضائع شدہ تجارت کو بحال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں معتبر طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ تمام آفریدی قیدی رہا کر دئے گئے ہیں۔ اور ان کی ضبط شدہ جائدادیں واپس کرنے کے سلسلہ میں اقدام کئے جا رہے ہیں۔ حکومت کا ارادہ ہے۔ کہ پابندیوں کے زمانہ میں آفریدیوں کے مویشی نیلام کئے جانے سے جو انہیں نقصان پہنچا ہے۔ اس کی تلافی بھی کی جائے۔ شمالی کمانڈ کے جملہ ہیڈ کوارٹروں کی تبدیلی سے باخبر حلقوں کا اندازہ ہے۔ کہ قبائل کے ساتھ بہت جلد کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ حکومت اس امر کے لئے بالکل تیار ہے کہ اگر فقیر ایپی نے سرگرمیوں کا دائرہ برطانی رقبہ میں پھیلا دیا۔ تو اس کا اچھی طرح مقابلہ کیا جائے۔

پشاور۔ بذریعہ ڈاک) وزارتوں کے متعلق تاحال کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ اگرچہ کانگرس کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اس کے حامیوں کی تعداد ۲۳ تک پہنچ گئی ہے اور ان ۲۳ میں ہندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی بھی شامل ہے۔ جو زیادہ تر رائے بہادروں اور رائے صاحبوں پر مشتمل ہے۔ اور اسمبلی کے اندر کانگرس کے تعمیری پروگرام میں اس کا ساتھ دے گی لیکن مخالف فریق کا بیان ہے کہ رائے بہادروں اور رائے صاحبوں کی یہ ٹولی حکومت کے ایما پر سرخ پوشوں کے ساتھ رشتہ ناطہ گانٹھ رہی ہے۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں شدید ترین جنگ اب دار الحکومت سے ۵۶ میل کے فاصلے پر شمال مشرق کی جانب ہو رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ باغیوں کی فوج نے کل جارحانہ اقدام شروع کیا۔ اور ۷½ میل آگے بڑھ گئی۔ اس ضمن میں حکومت کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس میں اگرچہ دو شنبہ کے دن سرکاری فوجوں کی پسپائی کا اعتراف کیا گیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ دوسرے دن سرکاری فوجوں نے باغیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مزید تفصیل سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وادی الجارہ کے محاذ پر شدید جنگ کے بعد تازہ دم اور تعداد میں بہت زیادہ فوج نے سرکاری فوج پر حملہ کیا۔ اور سرکاری فوجوں کو پسپا ہونا پڑا۔ اس محاذ پر باغیوں کی فوج کی پیش قدمی جاری ہے۔

کانپور ۱۱ مارچ۔ سر فرینک نائس نے عوام الناس کے اہم اجتماع میں کھانڈ کی ریسرچ کے شاہی ادارہ کا افتتاح کیا۔ اس ادارہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی عمارت مہیا کی گئی ہے۔ چونکہ کانپور کھانڈ کی بہت بڑی منڈی ہے۔ اس لئے اس جگہ اس ادارہ کی تاسیس بے حد مفید ثابت ہوگی۔

نیویارک ۱۱ مارچ۔ کل امریکن قوم کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے پریذیڈنٹ روز ولٹ نے کہا ہم اپنے نصب العین کو صرف چند آدمیوں کے ذاتی فیصلوں پر قربان نہیں کر سکتے جو مستقبل کے خوف سے ہمیں حالات حاضرہ کا مناسب مقابلہ کرنے سے مانع رکھنے کے درپے ہیں۔ آپ نے کہا حالات اس سرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ کہ ۱۹۲۹ء کے خطرات کے دوبارہ رونما ہونے کا اندیشہ ہے۔ آنے والے خطرہ کی مدافعت نہ کر سکنے کی وجہ سے ہم ایک بحران میں مبتلا ہیں۔ مزید کہا۔ میری ذاتی تجویز سے اہل امریکہ کی سول اور مذہبی آزادی میں کسی قسم کی آزادی کا فرق نہیں آئیگا میں وثوق کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ ایک ایسے زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے جمہوریت پر حملے ہو رہے ہیں۔ میں جمہوریت کو کامیاب بنانے کی کوشش کروں گا۔

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ ہوڑہ میں جوٹ کے دو کارخانوں میں مزدوروں نے کل ہڑتال کر دی۔ اس علاقے میں صرف یہی دو کارخانے چل رہے تھے۔ اس ہڑتال کے باعث ۳۰ ہزار آدمی بے کار ہو گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج ہڑتال کے علاقے میں دورہ کیا۔ اور ہڑتالیوں کو مشورہ دیا کہ وہ ہڑتال ختم کر کے دوبارہ کام [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور میں نارتھ ویسٹرن ریلوے یکم اپریل ۱۹۳۷ء سے ریلوے پارسلوں کو مکتوب الیہ اور اس کی جائے رہائش تک پہنچانے کا طریق جاری کریگی۔ تمام سٹیشنوں سے لاہور کو پارسل بازاروں میں تقسیم کیلئے چالیس سیر تک دو آنہ زاید شرح پر اور چالیس سیر سے زاید ہر بیس سیر یا اس کی کسر کیلئے ایک آنہ مزید شرح پر بک کئے جا سکتے ہیں لیکن پیس گڈس (پارچات کے بنڈل) بیمہ شدہ اور وی پی پارسل اور اسلحہ اور بارود کے پارسل جو گورنمنٹ یا پبلک اکاؤنٹ پر بک کئے گئے ہوں مستثنےٰ ہونگے یہ تفصیلات معلوم کرنے کے لئے کہ کونسی سڑکوں پر اس تقسیم کا طریق معرض عمل میں آئیگا۔ براہ مہربانی لاہور کے روزانہ اخبارات مورخہ ۱۴، ۲۱، اور ۲۸ مارچ ۱۹۳۷ء کے اندراجات ملاحظہ فرمائیں

ایجنٹ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

محرم اور ایسٹر کی تعطیلات کیلئے رعائتیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۳ مارچ سے لیکر ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء تک محرم اور ایسٹر کی تعطیلات کے لئے حسب ذیل شرح پر واپسی ٹکٹ جو ۱۵ اپریل ۱۹۳۷ء تک کام آسکیں گے جاری کئے جائیں گے بشرطیکہ ایک طرف کا فاصلہ سو میل ہو۔ یا ۱۰۰ میل کا رعائتی کرایہ ادا کیا جائے :-

اول اور دوم درجہ	ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی
درمیانہ اور سوم درجہ	ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا نصف

چیف کمرشل منیجر لاہور

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی